Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

THE ALFAZL
QADIAN

اخبار الفضل قادیان

ہفتہ میں دو بار

فی پرچہ ۱؎

قیمت بیرون ہند ... ششماہی ... سالانہ ... بنام منیجر الفضل

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے ۱۹۱۳ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا۔

نمبر ۲۸ | مورخہ ۴ اکتوبر ۱۹۲۷ء | سہ شنبہ | مطابق ۷ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ | جلد ۱۵

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۲ اکتوبر شملہ سے دارالامان ہوئے۔ بہت بڑے مجمع نے قصبہ کے باہر استقبال کیا۔

جناب میر محمد اسحٰق صاحب کے ہاں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یکم ستمبر کو بچہ پیدا ہوا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے اور مولود مسعود کو لمبی عمر عطا فرمائے۔

مولوی محمد عبد اللہ صاحب سنوری حضرت مسیح موعودؑ کے خاص صحابی بعارضہ فالج سخت بیمار ہیں۔ احباب انکی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول یکم اکتوبر سے موسمی تعطیلات کے بعد کھل گئے ہیں۔ جو طلباء تا حال نہیں پہنچے انہیں بہت جلدی آجانا چاہیئے۔

جناب مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب و جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری انجمن احمدیہ حیدر آباد دکن کے سالانہ جلسہ پر حیدر آباد تشریف لے گئے ہیں۔

اخبار احمدیہ

احمدیان بنگال کے جلسہ کی تاریخوں میں تبدیلی

برہمن بڑیہ ۲۹ ستمبر ۱۹۲۷ء۔ مکرم سید احمد صاحب منیجر بنگال پراونشل احمدیہ کانفرنس بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں: حسب الحکم جناب امیر بنگال پراونشل احمدیہ ایسوسی ایشن بنگال پراونشل احمدیہ کانفرنس کی تاریخیں تبدیل ہوکر ۸، ۹، ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۷ء مقرر ہوئی ہیں۔ بنگال اور آسام کے مختلف اضلاع کے نمائندے مشہور عالم احمدی مبلغ انگلینڈ و جرمنی مولوی مبارک علی صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی اور پنجاب اور مونگیر کے مشہور علماء کانفرنس میں شرکت فرمائیں گے۔

کوئٹہ میں لیکچر

مولوی فخر الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ کوئٹہ سے بذریعہ تار مطلع کرتے ہیں کہ ۲۵ ستمبر کو مولوی محمد یعقوب صاحب نے اسلام کی خوبیوں پر ایک کامیاب لیکچر دیا۔ مجمع چھ سو کے قریب تھا۔ لیکچر مقررہ وقت کے اندر ختم نہ ہوسکا۔ مفصل حالات بذریعہ ڈاک ارسال ہیں۔

ضروری گذارش

اکثر احباب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خط لکھتے وقت اپنا پتہ نامکمل لکھتے ہیں۔ اور اگر لکھتے ہیں تو ایسا شکستہ جو پڑھا نہ جاسکے۔ ایسے احباب کو جواب دینے میں بہت دقت کا سامنا ہوتا ہے۔ اور اگر جواب نہ پہنچے تو ان کی ناراضگی کا موجب ہوتا ہے۔ اس لئے گذارش ہے۔ کہ احباب خط لکھتے وقت اپنا پتہ مکمل اور صاف لکھا کریں۔ تاکہ دفتر ڈاک کو جواب دینے میں سہولت ہو۔ خاکسار علی محمد صابری۔ بی۔ اے انچارج دفتر ڈاک

حلوائی کی ضرورت

حالات حاضرہ کے ماتحت ایک مشہور قصبہ میں جہاں مسلمانوں کی بھاری تعداد اور بالخصوص کاشتکار مسلمان ہے۔ ایک مسلمان حلوائی کی فوری ضرورت ہے۔ جو بتاشہ مصری ریوڑی وغیرہ بنا سکتا ہو۔ کافی آمدنی کا موقع ہے۔ اگر خود دکان نہ کرسکتا ہو تو تنخواہ پر رکھا جاسکتا ہے۔ خواہشمند احباب جلد توجہ کریں۔ ناظر تجارت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۴ر اکتوبر ۱۹۲۷ء

مسلمانوں کی معاشرتی اصلاح

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ مسلمانوں کی غربت اور افلاس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ بیباکانہ طور پر ہندوؤں سے تمام ایسی اشیاء خریدتے ہیں۔ جو ہندو ان سے خرید کر استعمال نہیں کرتے۔ اور اس طرح کروڑوں روپیہ سالانہ ان کی جیبوں سے نکلکر ہندوؤں کے پاس چلا جاتا ہے۔ جس کی واپسی کی کوئی صورت نہیں۔ یہ فعل مسلمانوں کے لئے نہایت نقصان دہ اور تباہ کن اور ہندوؤں کے لئے نہایت ہی منفعت بخش ہے۔ مگر خدائے برتر و بزرگ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ اس نے حضرت امام جماعت احمدیہ کے ذریعہ مسلمانوں کی آنکھیں کھولدیں۔ اور وہ اس کمزوری کا احساس کرتے ہوئے اس کے ازالہ کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اب تو ان میں اس قدر جوش پیدا ہو رہا ہے۔ کہ وہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ سے درخواست کر رہے ہیں۔ کہ ہندوؤں سے صلح کے وقت چھوت چھات کے مسئلہ کو ضرور پیش کیا جائے۔ چنانچہ ۲۳ر ستمبر کے "زمیندار" میں ایک کھلی چٹھی میں حضور کو مخاطب کر کے لکھا گیا ہے۔ "جب تک ہندو صاحبان میں اس طرح کی تہذیب کش اور تکلیف دہ ذہنیت ہے میرے خیال میں حقیقی صلح موہوم ہے۔ مہربانی فرما کر اس معاملہ کو بحث میں لایا جائے"۔

یہ امر یقینی ہے کہ اگر مسلمان اس طرز عمل پر پابندی سے قائم رہے۔ تو ان کی ملی اور اقتصادی حالت بڑی حد تک سدھر جائیگی۔ مگر ایک اور مرض بھی ہے۔ جو مسلمانوں کو گھن کی طرح اندر ہی اندر کھا رہا ہے۔ اور جب تک اس کا علاج نہ ہوگا۔ مسلمان بحیثیت مجموعی اپنی اقتصادی حالت کو رو بہ اصلاح کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ وہ خطرناک مرض بد رسومات اور ایسے رواج ہیں۔ جو ہندوؤں کی پیروی میں مسلمانوں نے اختیار کر لئے ہیں۔ اور جن کا مذہب اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اسلام معاشرتی صورت میں نہایت ہی سادہ مذہب ہے، اس میں شادی مرگ اور تمام باہمی تعلقات کے متعلق ایسے سادہ اور آسان احکام ہیں۔ جن کی نظیر دیگر ادیان میں عنقا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کی طرز معاشرت پر ایک نگاہ ڈالنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ کیسی سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ ان لوگوں کی غذائیں لباس غرضکہ سب کچھ سادہ تھا۔ رسول کریمؐ نے اپنی پیاری بیٹی کی شادی جس سادگی سے کی وہ نہایت ہی سبق آموز ہے۔ اسی طرح رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام زندگی میں کوئی ایسی مثال نظر نہیں آتی۔ کہ آپ نے محض نام ونمود کی خاطر کسی کام میں کبھی اسراف سے کام لیا ہو۔ اسی طرح صحابہ کرام کی زندگیاں بھی مجسم سادگی تھیں۔ یہ لوگ باوجود صاحب استطاعت ہونے کے کبھی فضول خرچی نہیں کرتے تھے۔ بلکہ ہر کام نہایت سادگی کے ساتھ احکام شریعت کے مطابق سرانجام دیتے تھے۔ مگر افسوس مسلمانوں نے دیگر احکام کے ساتھ اس خصوصیت اسلام کو بھی خیر باد کہ دیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ آج لنگوٹی میں پھاگ کھیل رہے ہیں۔ سینکڑوں ہزاروں معزز خاندان بد رسومات اور فضول اخراجات کی بدولت تباہ ہو گئے۔ اور کئی ایک صاحب جائداد اپنی جاگیروں سے محروم نظر آتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے مسلمان بیہودہ رسومات میں بری طرح پھنسے ہوئے ہیں۔ ولادت کی تقریب خاص دھوم دھام سے منائی جاتی ہے۔ اگرچہ عقیقہ کا نام تک نہیں جانتے منگنی گھر بھر کی تباہی کی ابتداء ہوتی ہے۔ اور شادی رہا سہا بخیہ اُدھیڑ کر رکھ دیتی ہے۔ جس کا نتیجہ افلاس اور پھر ارتکاب جرائم اور بالآخر اشدھی کی شکل میں متشکل ہو رہا ہے۔ اور تو اور ختنے جیسی معمولی تقریب ہی بعض خاندانوں کو عمر بھر کے لئے قرض کی زنجیروں میں جکڑنے کے لئے کافی ہو جاتی ہے۔

غرضکہ مراسم پرستی مسلمانوں میں ہر جگہ موجود ہے۔ اور اگر اس کا علاج کماحقہ نہ کیا گیا۔ تو کوئی تحریک بھی مسلمانوں کو مرفع الحال بنانے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ رسول کریم کے پاس جب ایک صحابی نے آکر اپنی غربت وافلاس کا رونا رویا تو حضورؐ نے اس کو بطور علاج شادی کرنے کا حکم دیا۔ مگر آج مسلمان اپنی اولاد کو بڑی عمر تک اس لئے نہیں بیاہ سکتے کہ ان کے پاس کافی روپیہ نہیں ہوتا۔ جس سے وہ خوب دھوم دھام سے شادی رچائیں۔ حالانکہ ان کا اولاد کو اس طرح لمبے عرصہ تک بغیر شادی رکھنا اولاد کے اخلاق کے لئے نہایت مہلک ہے۔ اور بعض اوقات نہایت تکلیف دہ اور رنج افزا نتائج پیدا کرتا ہے۔

احمدی جماعت کو چونکہ خدا تعالےٰ نے محض اسلام کی حفاظت کیلئے پیدا کیا ہے۔ اس لئے ہر احمدی کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ وہ خود ان باتوں میں نہایت محتاط ہو۔ محض ظاہری مال ودولت جاہ وجلال اور شان وشوکت کی تلاش میں اپنی اولاد کی تباہی کا موجب نہ بننا چاہیئے۔ اور ہر کام میں ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم کے پاک اصول کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ پھر دوسرے مسلمانوں کو بھی دیگر امور کی تبلیغ کے ساتھ اس امر کی طرف خاص توجہ دلائی جائے۔ کہ وہ اپنی معاشرت اسوۂ رسول اور صحابہ کرام اور احکام شریعت کے مطابق رکھیں۔ کیونکہ جب تک مسلمان اس بات پر کاربند نہیں ہونگے۔ کبھی متمول اور فارغ البال ہو کر باعزت زندگی بسر کرنے کے قابل نہیں ہو سکتے۔ نہ وہ تجارت میں ترقی کر سکتے ہیں۔ نہ کسی حرفہ میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ پس ہر ایک مسلمان کو اپنی چادر دیکھکر پاؤں پھیلانے کی مشفقانہ نصیحت پر پوری طرح عمل کرنا چاہیئے۔ اور فضول اخراجات اور بری رسوم کی ادائیگی سے ہر حالت میں اجتناب کرنا چاہیئے ؏

آریہ تہذیب

وہ ہمدردانِ وطن جو اہل ہند کی باہمی سر پھٹول کی وجہ سے پریشان ہیں۔ اور ان اسباب وعلل کی تلاش میں ہیں جنہوں نے ہندوستان کی دو ہمسایہ اقوام کے دلوں کو ایک دوسرے سے متنفر کر رکھا ہے۔ ایک رسوائے عالم آریہ اخبار کے حسب ذیل الفاظ بغور ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) "مرزائی خلیفہ جو دہری بن بیٹھا"۔

(۲) "یہ وہی مرزا محمود ہے جس نے رنگیلا رسول کے ایجی ٹیشن کے زمانہ میں مسلمانوں کو ہندوؤں کے خلاف بھڑکانے اور ملک میں شرارت اور فساد پھیلانے کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا"۔

(۳) "اگر کسی لیڈر کا معیار قابلیت اس کی شرانگیزی اور فتنہ پردازی ہے۔ تو مرزا صاحب واقعی اس کمیٹی میں شامل ہونے کے لائق ہیں"۔

(۴) "یہ سب کچھ اسی سبز قدم مرزا کی مہربانی کا نتیجہ ہے جو بصدق دل ہندو مسلمان کو لڑانے کا خواہشمند ہے"۔

(درات گوجرانوالہ ۱۳ ستمبر)

بات یہ ہے کہ اس قوم کی سرشت ہی ایسی گمندی واقع ہوئی ہے کہ اس سے کسی تہذیب وشائستگی کی اُمید رکھنا فضول ہے۔ کیونکہ جس قوم کی ہستی کی بنیاد ستیارتھ پرکاش ایسی دلآزار اور اخلاق سوز کتاب پر ہو۔ اور جس نے آنکھیں کھولتے ہی ایسی دل آزار کتاب کو اپنی مقدس پستک قرار دیا ہو۔ اس سے یہ اُمید کہاں؟ کہ وہ شرافت وتہذیب کا کچھ پاس کر سکتی ہے۔ سچ ہے ؎

خشتِ اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا میرود دیوار کج

آریوں کی بے بسی

چونکہ جماعت احمدیہ کی وجہ سے آریہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور دیگر طریقوں سے تباہ کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اور انہیں خوب معلوم ہے۔ کہ مسلمانوں میں جو بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ وہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی بصیرت افروز تقاریر اور تحریرات کا نتیجہ ہے۔ اس لئے وہ اپنی تمام طاقتیں جماعت احمدیہ کی مخالفت میں صرف کر رہے ہیں۔ دشنام دہی اور دریدہ دہنی تو خیر اس قوم کو وراثت میں ملی ہے۔ مگر دوسرے اوچھے ہتھیار جو وہ ہمارے مقابلہ میں استعمال کر رہی ہے۔ قابل دید ہیں۔ چنانچہ آریہ گزٹ (۸ر ستمبر) رقمطراز ہے۔

"یہ فسادات دراصل احمدیوں کی لگائی ہوئی آگ کا نتیجہ ہیں...... گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ اگر وہ ملک کے اندر امن قائم کرنے کی خواہاں ہے۔ تو احمدیوں کے شر انگیز اور زہریلے پروپیگنڈا کو جو آج ہندوستان اور اس کے باہر ہندوؤں خصوصاً آریہ سماج کے خلاف کیا جا رہا ہے ...... جس طرح اور جتنی جلدی ہو سکے ایسا دبائے کہ یہ پھر نہ سر اٹھا سکے"۔

اس تحریر کے آئینہ میں آریوں کی جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں بے بسی و بیکسی کی ایک صاف اور عیاں تصویر نظر آتی ہے۔ چونکہ اسے اپنی تمام چالوں اور منصوبوں کے استعمال کرنے کے باوجود اس امر کا احساس ہو گیا ہے۔ کہ احمدیت کا مقابلہ اس کے لئے ناممکن ہے۔ بعد جماعت احمدیہ کی موجودگی میں وہ اپنے خوش کن خواب اور شرمناک ارادوں کو کبھی پورا ہوتے نہیں دیکھ سکتی۔ اس لئے اب حکومت کی دہلیز پر ناصیہ فرسائی شروع کر دی ہے۔ مگر آریوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حکومت کے ذرائع معلومات ان کی نسبت بہت زیادہ وسیع ہیں۔ اور وہ نہایت آسانی کے ساتھ معلوم کر سکتی ہے۔ کہ ملک میں فتنہ و فساد دشمنی اور عداوت کا موجب کون لوگ ہیں۔ اور کن کو یہ تعلیم دی گئی ہے۔ کہ وہ دیگر مذاہب کے لوگوں کو ہندوستان سے نکال دیں۔ اور بردے قانون قائم شدہ حکومت کو مٹانے میں لگے رہیں۔

کتاب راجپال کی دوبارہ اشاعت

راجپال کی کتاب نے تمام ہندوستان میں عموماً اور پنجاب میں خصوصاً جو فتنہ انگیزی کی۔ وہ اس بات کے سمجھنے اور یقین کرنے کے لئے کافی تھی۔ کہ مسلمانوں کے دل و جگر اس ناپاک کتاب نے کس قدر مجروح کئے ہیں اور اس میں مسلمانوں کو رنج و تکلیف پہنچانے والا کس قدر گندہ مواد بھرا ہے۔ لیکن باوجود یہ سب کچھ جانتے بوجھنے کے ہندوؤں کے دل ایسے سخت ہو گئے ہیں۔ کہ کئی کروڑ انسانوں کی بے چینی اور اضطراب ان کا بسمل کی طرح تڑپنا اور بلبلانا ان پر کچھ بھی اثر نہیں کرتا۔ اور انہوں نے "رنگیلا رسول" کو ہندی کا جامہ پہنا کر صوبہ متحدہ میں دوبارہ شائع کر دیا۔ جس کی کچھ کاپیاں دہلی میں پولیس نے ضبط کی ہیں ÷

اس سے ظاہر ہے کہ ہندو جان بوجھ کر مسلمانوں کو مشتعل کر رہے ہیں۔ اور وہ ہرگز نہیں چاہتے۔ کہ ہندوستان میں امن قائم ہو سکے۔ تعجب ہے۔ کہ یو۔پی گورنمنٹ کی طرف سے اس وقت تک اس کتاب کو دوبارہ شائع کرنے والے کے متعلق کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ اور نہ کتاب کو روکنے کے لئے کچھ کیا گیا ہے۔ کیا وہ اس بات کی منتظر ہے کہ پنجاب کی طرح وہاں بھی حالات نہایت نازک صورت اختیار کر لیں۔ اور پھر وہ بیدار ہو۔ ہم بڑے زور کے ساتھ اس سے مطالبہ کرتے ہیں۔ وہ ایسے شر انگیز اور فتنہ پرداز لوگوں کے متعلق جلد سے جلد سخت کارروائی کرے ÷

ہندوؤں کا بیجا شور

ضلع لائل پور کے ہندو دکانداروں نے ایک جلسہ میں یہ ریزولیوشن پاس کر کے چیف سیکرٹری گورنمنٹ پنجاب ڈپٹی کمشنر لائل پور اور سپرنٹنڈنٹ پولیس لائل پور کو بھیجا ہے۔ کہ دیہاتوں میں ہندو دکانداروں سے اشیاء نہ خریدنے کی جو لہر چل رہی ہے۔ اسے روکا جائے۔

معلوم نہیں ہندوؤں نے مسلمانوں کو اپنی رعایا سمجھ رکھا ہے۔ یا گورنمنٹ انگریزی کی۔ اگر مسلمان ان سے لین دین کرنے کی بجائے مسلمان دوکانداروں سے کرتے ہیں۔ اور اپنی ضروریات زندگی اپنے بھائیوں سے لیتے ہیں۔ تو اس میں گورنمنٹ انگریزی کے کس قانون کی خلاف ورزی ہے۔ کہ وہ جلسوں میں اس کے خلاف صدائے احتجاج "بلند کرتے اور حکام بالا کو تاریں دیتے ہیں۔ انہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ مسلمان بفضل خدا اب بیدار ہو رہے ہیں۔ وہ اپنی تباہی اور بربادی سے اچھی طرح واقف ہو چکے ہیں۔ وہ تجارتی کاروبار سے محروم رہ کر جس قدر نقصان اٹھا چکے ہیں۔ اسے اچھی طرح جانتے ہیں۔ اس وجہ سے وہ ہندوؤں کے چنگل سے نکلنے کے لئے خود تجارت کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ ہندوؤں کو وہ باتیں اب بھول جانی چاہئیں جو مسلمانوں کی غفلت اور لاپرواہی سے انہیں حاصل تھیں

والیئے دکن کا زریں کارنامہ

والیئے دکن اعلیٰ حضرت حضور نظام کے کارناموں میں حال میں ایک نہایت اہم اور زریں کارنامہ کا اضافہ اس طرح ہوا ہے۔ کہ اعلیٰ حضرت نے حرم نبوی کی ضروری مرمت کے لئے نو لاکھ روپیہ کی گراں قدر رقم منظور فرمائی ہے۔ اور سلطان ابن سعود سے مشورہ کرنے کے بعد مرمت کے شروع کر دینے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔

جن لوگوں کی آنکھوں کو حرم نبوی کی زیارت کرنے کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ مسجد الحرام کی موجودہ حالت بہت ہی رنجدہ ہے۔ اس کے تمام مسقف رواق بوسیدہ ہو رہے ہیں۔ ان کی دیواریں کمزور ہو چکی ہیں۔ فرش خراب خستہ ہو رہا ہے۔ بعض حصے گرے پڑے ہیں۔ مسجد مبارک کا وسیع صحن فرش سے محروم ہے۔ وہاں سنگریزے بچھے ہیں۔ گرمی کے موسم میں لوگوں کو اس مسجد میں جو تکلیف ہوتی ہے۔ وہ بالکل ناقابل بیان ہے۔

ان حالات میں کون مسلمان ہوگا۔ جو اعلیٰ حضرت حضور نظام دکن کی ان مقامات مقدسہ کی طرف توجہ فرمانے پر مسرور نہ ہوگا۔ اور ان کی دولت و اقبال میں ترقی کے لئے دعا نہ کریگا۔

ہندو مسلم اتحاد کب ہوگا

بھائی پرمانند ایم۔اے ہندوؤں کے بہت بڑے لیڈر ہیں انہوں نے شملہ کی ہندو مسلم اتحاد کانفرنس کے متعلق اظہار خیالات کرتے ہوئے لکھا "جب تک مسلمانوں کے دلوں میں اسلام کی ترقی کی ایک ہی خواہش ہے اس وقت تک شرائط طے کر کے اتحاد کی تلاش بے سود ہے"۔ (ریبع ۸ ستمبر)

مطلب یہ ہے کہ مسلمان اسلام کی ترقی کی خواہش کو دل سے نکال کر ہندو ہو جائیں۔ تب ہندو ان سے صلح کریں گے۔ ورنہ جب تک ان کا اسلام سے تعلق ہے اور اسلام کی ترقی کی خواہش اپنے دل میں رکھتے ہیں اس وقت تک ان سے صلح نہیں ہو سکتی۔

یہ صرف بھائی پرمانند کا ہی خیال نہیں۔ بلکہ قریباً ہر ہندو یہی چاہتا ہے۔ جس سے آگاہ ہو کر مسلمانوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ اور انہیں اپنی زندگی ہندوؤں سے صلح میں نہیں تلاش کرنی چاہیئے۔ بلکہ اپنی ہمت اور کوشش میں سمجھنی چاہیئے ÷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کی فراخ حوصلگی اور ہندوؤں کا تعصب

ہر ایک انسان کا اخلاقی فرض ہے۔ کہ مصیبت زدہ اور مبتلائے آلام فرزند آدم بلکہ ہر ذی روح کے ساتھ ہمدردی اور مہربانی کا سلوک اور محبت و مودت کا برتاؤ کرے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ اہل اسلام کی مخالفت میں ہمارے ہندو دوست اس قدر بڑھ گئے ہیں۔ اور مسلمانوں کی طرف سے ان کے دلوں میں اس قدر کینہ و بغض پیدا ہو گیا ہے۔ کہ وہ اس فرض کو بھی جو بحیثیت انسان ان پر عائد ہوتا ہے۔ فراموش کر رہے ہیں۔ اور صرف یہی نہیں کہ مصیبت میں مسلمانوں کی امداد نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے فوائد کو بھی محض اس لئے قربان کر رہے ہیں۔ کہ مسلمان کوئی فائدہ نہ اٹھا سکیں۔ بنگال کے ایک قحط زدہ علاقہ کے متعلق ایک ہندو اخبار کا بیان ہے:

"بالاگھاٹ (بنگال) میں اس سال بارش نہیں ہوئی۔ نہ فصل۔ سارے علاقہ میں ویرانی اور بربادی طاری ہے۔ چونکہ زیادہ آبادی مسلمانوں کی ہے۔ اس لئے وہی مصیبت میں ہیں۔ کھانے کو کچھ نہیں ملتا۔ بیچارے بھوکے مر رہے ہیں۔ بعض آدمی درختوں کے پتے اور چھال پکا پکا پیٹ بھرتے ہیں۔ مہاجن لوگ انہیں قرضہ نہیں دیتے۔ کیونکہ مسلمان مولویوں نے ہندوؤں کے بائیکاٹ کا جو رویہ اختیار کیا تھا۔ اس سے مہاجنوں نے بھی ہاتھ کھینچ لیا"

(امرت بازار پتریکا بحوالہ پارس ۱۷ ستمبر)

ان الفاظ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اہل ہنود مسلمانوں کو تباہ و برباد کرنے کے لئے کیا کیا طریق اختیار کر رہے ہیں۔ اس قوم کی خوشحالی اور فارغ البالی کا راز یہی ہے۔ کہ حاجتمند مسلمان ان سے سود پر قرضہ لیتے ہیں۔ مگر مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لئے اس کینہ توز قوم نے عارضی طور پر اپنے ذرائع آمدنی بھی بند کرنے میں تامل نہیں کیا۔ کیا بھولے بھالے مسلمان ان واقعات سے سبق حاصل کر کے اپنی اقتصادی اصلاح کی طرف متوجہ ہونگے؟

اس کے برعکس مسلمانوں کی رحمدلی۔ فراخ حوصلگی رواداری اور بلند خیالی کا یہ عالم ہے۔ کہ گجرات کاٹھیاوار جس میں کہ اکثر آبادی ہندوؤں کی ہے۔ سیلاب سے بالکل تباہ ہو جاتا ہے۔ اس پر ہز اگزالٹڈ ہائینس نظام حیدر آباد کسی دنیاوی فائدہ کو مدنظر رکھ کر نہیں۔ بلکہ محض پاس ہمدردی اور شفقت انسانی کے جذبات سے متاثر ہو کر جس کا حکم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے شفقت علی خلق اللہ کو تکمیل ایمان کے لئے ضروری قرار دیکر دیا ہے۔ ایک دو نہیں۔ دس بیس نہیں۔ بلکہ پچاس ہزار روپیہ کا گرانقدر عطیہ مصیبت زدگان کی امداد کے لئے دیتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ سلطان ابن سعود نے جو کہ ایک غیر ملک کا حکمران ہے اور جسے ہندوستان کی نیکی بدی سے بالواسطہ دور کا بھی تعلق نہیں۔ اسلامی تعلیم کے ماتحت خالصتہً لوجہ اللہ بنی نوع انسان کی نیت سے پانچ ہزار کی امداد دی ہے۔ اس کے علاوہ عام مسلمانوں نے بھی اس میں اپنی استطاعت سے بڑھ کر حصہ لیا ہے۔ جو کہ اسلام کی فیاضانہ اور مشفقانہ تعلیم کا اثر ہے۔ امید ہے کہ آریہ سماج صرف اسی واقعہ کو پیش نظر رکھ کر اسلامی اور ویدک دھرم کی تعلیم کا موازنہ کریگی +

اہل حدیث کی دروغگوئی

اخبار اہل حدیث ۲۳ ستمبر میں ایک نامہ نگار صاحب لکھتے ہیں:-

"سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور غازی عبدالرحمن صاحب بی۔ اے گرفتار ہوئے۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان کی گرفتاری ہوئی۔ سزا ہوئی تو قادیانی پریس میں قادیانی دربار خلافت سے اُف تک نہیں ہوئی"

اگر نامہ نگار نے اپنی ناواقفیت سے یہ خلاف واقعہ بات لکھدی تھی تو ایڈیٹر صاحب اہل حدیث نے یہ جھوٹ کیوں شائع کیا۔ جبکہ وہ بخوبی جانتے ہیں۔ کہ حضرت امام جماعت کی تحریک پر ۲۲ جولائی کو جو جلسے ہندوستان کے طول و عرض میں منعقد ہوئے اور ان میں جو حضور کے مجوزہ ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھا۔ کہ غازی عبدالرحمن صاحب۔ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری اور دیگر کارکنان خلافت کو آزاد کر دیا جائے اور اسی طرح اس محضر نامہ میں بھی جو کہ لاکھوں مسلمانوں کے دستخطوں سے تیار کیا گیا ہے۔ یہ مطالبہ موجود ہے۔

آریہ ویر کو چیلنج

گورنمنٹ کو ستیارتھ پرکاش کی ضبطی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ہم نے اس کے وہ چند حوالے جن میں ہندوستان کی مختلف اقوام میں منافرت اور بے امنی کے جذبات پیدا ہوتے اور گورنمنٹ کے خلاف اشتعال اور عداوت پرورش پاتی ہے۔ بطور نمونہ پیش کئے تھے۔ ان کا آریہ سماجی کوئی معقول جواب نہ پا کر یہ کہہ رہے ہیں کہ وہ حوالے ہی غلط ہیں۔ چنانچہ راولپنڈی کا منہ پھٹ اور بھکڑ اخبار آریہ ویر اپنے ۱۸ ستمبر کے پرچہ میں لکھتا ہے

"آج مرزائی الفضل قادیان مورخہ ۹ ستمبر ۲۷ء میرے سامنے ہے۔ جس میں ایڈیٹر صاحب نے ایڈیٹوریل مضمون میں بہت سے غلط حوالے دیکر گورنمنٹ عالیہ کو بھڑکانے کی کوشش کی ہے۔ اور اس امر کو ثابت کرنا چاہا ہے کہ ستیارتھ پرکاش کی تعلیم خطرناک اور امن سوز ہے اسے گورنمنٹ کو ضبط کر لینا چاہیئے"

اس کے متعلق ہم "آریہ ویر" کو کھلا چیلنج دیتے ہیں۔ کہ اگر وہ ہمارے پیش کردہ حوالجات میں سے ایک لفظ بھی غلط ثابت کر دے۔ تو ہم نہ صرف اس بارے میں آریہ سماج سے معافی خواہ ہونگے۔ بلکہ گورنمنٹ سے ستیارتھ پرکاش کی ضبطی کے مطالبہ کو بھی واپس لے لینگے۔ کیا "آریہ ویر" یا کسی اور آریہ سماجی میں اتنی ہمت ہے۔ کہ ہمارے اس چیلنج کو منظور کر سکے۔ ہم دعویٰ کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ کوئی آریہ ہمارے پیش کردہ حوالوں کا ایک لفظ بھی غلط نہیں ثابت کر سکتا۔ اور نہ کوئی ایسا کرنے کیلئے سامنے آئیگا +

ستیارتھ پرکاش کے بالکل درست اور بلفظہٖ حوالوں کو آریوں کے غلط قرار دینے کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ وہ خود ان حوالوں کو فتنہ انگیز اور گورنمنٹ کے خلاف جذبات حقارت و نفرت پیدا کرنے والے یقین کرتے ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ ان کو غلط قرار دیکر اپنا پیچھا چھڑانا چاہتے ہیں۔ ہم مکرر اعلان کرتے ہیں۔ کہ جو حوالجات پیش کئے گئے ہیں۔ ان کا ایک ایک لفظ ستیارتھ پرکاش میں موجود ہے۔ اور اس بات کو ثابت کرنے کے لئے ہم ہر وقت تیار ہیں۔ کاش گورنمنٹ بطور خود ان حوالوں کو دیکھے۔ یا ہمیں ان کے پیش کرنے کا موقعہ دے۔ تا اس پر ظاہر ہو جائے کہ ستیارتھ پرکاش ملک اور حکومت کے خلاف کس قدر مادہ فساد اپنے اندر رکھتی ہے

راجپال کی تازہ شرارت

راجپال کی بھڑکائی ہوئی آگ ابھی مدھم نہیں ہوئی کہ اس نے اس کیلئے ایندھن مہیا کرتے ہوئے ایک اور [illegible] کتاب "بلیدان چترا ولی" کے نام سے ہندی میں شائع کی ہے۔ جو ابھی ابھی ہمارے پاس پہنچی ہے۔ اس میں متعدد فرضی تصاویر کے ذریعہ یہ دکھایا گیا ہے کہ مسلمان ہندوؤں اور سکھوں پر ظلم ڈھا رہے ہیں اور انہیں قتل کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں اور سکھوں کو مشتعل کرنے کی یہ ایک ایسی ناپاک حرکت ہے جو کسی صورت میں بھی نظر انداز کئے جانے کے قابل نہیں ہے۔ گورنمنٹ کو جلد سے جلد اس کے انسداد کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اور ایسے فتنہ انگیز شخص کو کیفر کردار تک پہنچانا چاہیئے۔ اور اس بات کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ وہ اپنی شرارتوں کا خمیازہ ہسپتال میں بھگت رہا ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ستیارتھ پرکاش کے خلاف متفقہ پروٹسٹ

(از مہاشہ فضل حسین صاحب قادیان)

ان دنوں آریہ سماجی اخبارات عام طور پر مسلمانوں کے خلاف اس لئے زہر اُگل رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی طرف سے ستیارتھ پرکاش کی ضبطی یا اس کے دلآزار امن سوز اور اتحاد کش حصہ کی اصلاح و ترمیم کے لئے کیوں آواز اُٹھائی جا رہی ہے۔ حالانکہ یہ کوئی ایسی بات نہیں۔ کہ جس پر سماجی دوست اس قدر سیخ پا ہوں۔ اور آگے سے بھی زیادہ نفاق انگیز۔ شر آمیز اور اتحاد سوز تحریریں شایع کریں۔ جب وہ خود کہتے ہیں۔

"ہر امن پسند کا۔ جو دنیا میں شانتی اور قانون کا راجیہ دیکھنا چاہتا ہے۔ فرض ہے۔ کہ وہ امن اور انسانیت کے خلاف جہاں کہیں مواد دیکھے۔ اس سے لوگوں کو آگاہ کرے۔ اور اس کا تدارک کرائے" (آریہ گزٹ ۲۵ اگست ۱۹۲۷ء)

تو ایسی حالت میں اگر امن پسند مسلمان جو "دنیا میں شانتی اور قانون کا راجیہ دیکھنا" چاہتے ہیں۔ ستیارتھ پرکاش کے اس حصہ کے متعلق جس میں کہ "امن اور انسانیت کے خلاف ..... مواد" بھرا پڑا ہے۔ آواز بلند کرتے ہیں۔ تو اس میں کونسی قباحت ہے؟ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ جب مسلمانوں نے امن سوز مواد کا پتہ لگا کر اس کے تدارک کے لئے گورنمنٹ سے درخواست کی تھی۔ تو ہمارے سماجی دوست بھی ان کی حمایت اور تائید کرتے۔ تا "دنیا میں شانتی اور قانون کا راجیہ" وہ بھی دیکھتے اور مسلمان بھی۔ یا اگر ان کا ساتھ نہ دینا تھا۔ تو کم از کم خاموش ہی رہتے۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہمارے آریہ مترول نے نہ صرف یہ کہ اس معاملہ میں مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیا۔ بلکہ مخالفت کی۔ اور اس پر بھی کفایت نہ کرتے ہوئے بہت سی جگہ خود بھی دلآزار اور اتحاد کش باتیں لکھ اور کہہ رہے ہیں۔ کہ ستیارتھ پرکاش کے خلاف ان دنوں جس قدر پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے یہ صرف اس لئے ہے کہ مسلمانوں کو ستیارتھ پرکاش اور آریہ سماج سے بیر ہے۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ مسلمانوں کو نہ تو سوامی دیانند سے کوئی عداوت نہ سماج سے دشمنی۔ وہ تو صرف یہ چاہتے ہیں۔ کہ کسی طرح ملک میں امن قائم ہو۔ اور ان تحریروں کی اصلاح کی جائے۔ جنہوں نے کہ ملک میں نہ ختم ہونے والی جنگ چھیڑ رکھی ہے۔ اور وہ تحریریں چونکہ بانی آریہ سماج اور آریہ سماج ہی کی طرف سے سب سے پہلے شایع ہوئیں۔ اس لئے انہی کی اصلاح اور درستی کے لئے زور دیا جا رہا ہے۔ اور اس بارہ میں صرف مسلمان ہی پیش پیش نہیں۔ بلکہ ہندوستان میں جس قدر بھی مذہب پائے جاتے ہیں۔ ان سب کے ماننے والے خواہ وہ مسلمان ہوں یا عیسائی سکھ ہوں یا جینی۔ سناتنی ہندو ہوں یا برہمو سماجی۔ وشنو ہوں یا دیو سماجی۔ الغرض سب کے سب وقتاً فوقتاً اسکے خلاف پورے زور کے ساتھ آواز بلند کر چکے ہیں۔ اور یہ تمام اقوام ہند کا متفقہ پروٹسٹ دلیل ہے اس امر کی۔ کہ واقعی ستیارتھ پرکاش اس قابل ہے۔ کہ اس کی مناسب اصلاح کی جائے۔ اور آریہ سماج کی موجودہ دلآزار پالیسی میں خوشگوار تبدیلی پیدا ہو۔ اگر کسی کو ہمارے بیان میں شک ہو۔ تو اس کے لئے چند غیر مسلم حضرات کی اس بارہ میں رائیں درج کی جاتی ہیں۔ چونکہ بانی آریہ سماج کے سب سے اول مخاطب سناتنی ہندو تھے۔ اسلئے پہلے انہی میں سے بعض کی آرا درج ذیل کی جاتی ہیں۔ ان کے بعد دیگر مذاہب کے پیرو ان کی تحریریں بھی نقل کی جائیں گی۔ جو ثبوت ہونگی اس امر کا کہ ملک میں شورش پیدا کرنے کا موجب ستیارتھ پرکاش ہوئی۔ اور اسی نے ہندو مسلمانوں میں فساد کا بیج بویا۔ نہ صرف ہندو مسلمانوں میں بلکہ خود ہندوؤں میں بھی اس کی بدولت نفاق و شقاق کی خلیج وسیع ہوئی۔

پنڈت لیارام شرما ایڈیٹر سناتن دہرم پرچارک لکھتے ہیں۔ کہ "آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند جی نے اپنی ستیارتھ پرکاش میں جس طرز و انداز سے قرآن اور مسلمانوں کے پیغمبر پر اپنے خیالات ظاہر کئے ہیں۔ اس سے زیادہ تہذیب و متانت سے بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔ مگر امر واقع یہ ہے۔ کہ سوامی دیانند جی کی تحریرات سے جہاں لکھ بھائی ہندوؤں سے ناراض ہوگئے۔ وہاں مسلمانوں میں بھی ایک ایسی جماعت کھڑی ہوگئی جو آریہ سماجی طریقہ کے مطابق اپنا کام کرنے لگی" (سناتن دہرم پرچارک امرتسر ۱۸ جنوری ۱۹۲۷ء)

جب کہ ہندو مسلمانوں میں اتفاق چلا آتا تھا۔ تو پھر کیا افتاد پڑی کہ جس نے اس خوشنما منظر کو بھیانک شکل دیدی؟ اس کا جواب وہی صحیح ہے جو مسلمان کہتے اور ہندو تائید کرتے ہیں۔ کہ اسکا اصل جواب آریہ سماج کی تحریک اور ستیارتھ پرکاش کا وہ دلآزار حصہ ہے جس میں دیگر مذاہب پر بیجا نکتہ چینی کی گئی ہے جس حقیقت کا بیان پنڈت لیارام صاحب نے کیا۔ اور اسکو ایک دوسرے ہندو فاضل

اعرائے بہادر جناب ماتھر پیاری لال صاحب دہلوی نے ۱۹۲۶ء میں زیر عنوان "آریہ سماج کی زباندرازی" لکھا۔

"جب سے کہ آریہ سماج کی بائبل نازل ہوئی بلائے فتنہ و فساد پھر نازل ہوئی۔ قوموں میں مذہبی آگ بھڑک اٹھی۔ اور قوم فروشوں نے قوم پرستی کے لباس میں ہندو اور مسلمان دونوں کو ان پچھلی ٹکروں کی یاد دلا دلا کر بھڑکایا"

(اخبار سیاست لاہور ۳۰ اگست ۱۹۲۶ء)

سناتنی ہندوؤں کی اور بھی اس طرز کی بہت سی رائیں نقل کی جا سکتی ہیں۔ مگر چونکہ ہمارے دعویٰ کی تائید کے لئے یہ بھی کافی سے زیادہ ہیں۔ اس لئے مزید سے اجتناب کرتے ہوئے اب چند دیگر فرقوں کے معزز افراد کی آرا ہدیہ ناظرین کی جاتی ہیں تاکہ یہ امر بخوبی ظاہر ہو جائے۔ کہ ستیارتھ پرکاش کی دلآزاری اور آریہ سماج کی شر انگیزی کے سبھی شاکی اور نالاں ہیں۔

اخبار برہمو پرچارک لاہور برہمو سماج کے مشہور آرگن کی مندرجہ ذیل رائے ملاحظہ ہو۔ لکھا ہے۔ "ستیارتھ پرکاش میں ویدوں کی مہانتا (بزرگی) بتلانے کی غرض سے دیگر مذاہب کو نیچا ثابت کرنے کی جو کوشش کی گئی ہے اور دیگر مذاہب کے بزرگوں کو جن الفاظ میں یاد کیا گیا ہے وہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ان کا مصنف روحانی دھن سے مالا مال نہیں ہوا۔ ہماری رائے میں کسی دھارمک شخص کیلئے یہ ناممکن ہے کہ وہ کسی بزرگ دھرم شخصیت پر حملہ کرے یا اس کی کمزوریوں کا ذکر کرکے ان کا مخول اُڑائے۔ ادنےٰ سے ادنےٰ شخص کو بھی حقارت کی نگاہ سے دیکھنا دھارمک شخص کیلئے شایاں نہیں۔ بدھ۔ مسیح۔ محمد۔ نانک میں سے کسی نے بھی کسی دوسرے بزرگ کی کمزوریوں کا ذکر تک نہیں کیا" (برہمو پرچارک ۱۲ جون ۱۹۲۷ء)

اس کے بعد سکھوں کی رائے بھی سُن لی جائے۔

بھائی دت سنگھ جی پروفیسر اورینٹل کالج لاہور یہ جناب اپنی قوم کو مخاطب کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں

"اے پیارے خالصہ جی۔ اگر آپ کے دل میں خیال ہے کہ بھارت ورش میں پھر وہی تاریکی اور جہالت نہ چھا جائے۔ جو گورو صاحبان سے پیشتر تھی۔ تو برائے مہربانی ان توہمات میں مبتلا مادہ پرست آتش پرست ناشکرے۔ گورو نندک دیانندیوں کی چالبازیوں۔ حکمت عملیوں۔ چاپلوسیوں سے خود بچیں اور دیگر ناواقف بھائیوں کو بچائیں خالصہ جی! ذرا خواب غفلت سے بیدار ہوکر خیال کیجئے۔ کہ یہ (آریہ) لوگ گورو صاحبان کو کن الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ کوئی گورو نانک صاحب کو دمبھی کہتا ہے۔ کوئی سری گوبند جی کو دیانند کا سوال حصہ کہکر لاتیں مارتا ہے۔ کوئی گورو صاحب کو ..... کہکر تعصب کی آگ بجھاتا ہے۔ کوئی یوں دُرافشانی کرتا ہے۔ کہ گورو گرنتھ صاحب سمندر میں پھینکنے کے قابل ہے۔ اُٹھو اور ان مگرمچھوں دیانندیوں سے بچنے کی کوشش کرو۔ یہ آپکو اسی طرح ہڑپ کرنیکو تیار ہیں۔ جسطرح کہ شنکر آچاریہ اور انکے چیلوں نے بدھ جیسے زبردست مذہب کو نگل لیا تھا۔ پس ایسی نازک حالت کے وقت آپ کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ ویدوں اور شاستروں کے بھرم جال سے لوگوں کو رہائی دلائیں۔ اور ستیارتھ پرکاش کی فحش تعلیم کو ظاہر کرکے عوام کو بد تہذیبی سے بچائیں" (دیانند کی تعلیم مترجمہ ہرچند سنگھ مطبوعہ ۱۹۱۰ء صفحہ ۱۹۸)

ہم ان راؤں پر اسوقت کسی قسم کی حاشیہ آرائی کرنا تحصیل حاصل سمجھتے ہیں۔ کیونکہ یہ خود اپنی آپ تشریح ہیں۔ ناظرین نے پڑھ کر معلوم کر لیا ہوگا۔ کہ ہندوستان کے تمام ہی فرقوں اور ملتوں کے آدمی ستیارتھ اور آریہ سماج کی نامرغوب اور دلآزار پالیسی کے خلاف اور اس سے نالاں ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہائی مذہب کے الہامی معمے

(۲)

کیا حضرت آدم کی پیدائش پر بارہ ہزار سال سے اوپر گذر چکے ہیں؟

(از جناب مولوی فضل الدین صاحب وکیل)

دوسرا معمہ یہ ہے کہ مرزا علی محمد صاحب باب نے کتاب بیان فارسی واحد (۲) باب (۱۴) صفحہ ۷۶ میں کتاب بیان کی نسبت دعویٰ کیا ہے "بنفسہا شہادت میدہد کہ کلام اللہ ہست" کہ کتاب بیان اپنی ذات میں خود گواہ ہے کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ اس کتاب کے واحد (۳) باب (۱۳) صفحہ ۱۲۰ میں بیان ہوا ہے "مِنْ ظُهُوْرِ آدَمَ اِلٰى اَوَّلِ ظُهُوْرِ نُقْطَةِ الْبَيَانِ۔ از عمر ایں عالم نگذشتہ الا دوازدہ ہزار و دویست و دہ سال" کہ حضرت آدم علیہ السلام کے ظہور سے لیکر اس نقطہ بیان یعنے خود علی محمد باب کے ابتداء ظہور تک دنیا کی عمر بارہ ہزار دو سو دس (۱۲۲۱۰) سال گذر چکی ہے۔ بہائی مانتے ہیں کہ علی محمد باب نے ۱۲۶۰ھ ہجری مطابق ۱۸۴۴ء میں اپنے دعوے کا اظہار کیا تھا۔ اس اعتبار سے آدم علیہ السلام کے ظہور سے لیکر ۱۲۶۰ھ ہجری تک باب کے نزدیک بارہ ہزار دو سو دس (۱۲۲۱۰) سال گذر چکے ہیں۔ لیکن یہ ایک ایسی غلط بات ہے جو تمام تاریخی کتب کے برخلاف ہے اور خود بہائی بھی اسکی صحت کا اقرار نہیں کرتے۔ چنانچہ برہان صریح کے حصہ دوم ص۳۶ میں خود ایک ہندوستانی بہائی "میر غلام کبریا" نے لکھا ہے:۔

سنہ عبری کے موافق موسیٰ کی پیدائش ۲۴۳۳ پیدائش عالم میں ہوئی۔ اور مسیح کی پیدائش ۴۰۰۰ء میں ✣

سنہ یونانی سیپ ٹواجنٹ کے مطابق پیدائش موسیٰ ۳۸۱۹ پیدائش۔ میں اور مسیح کی ۵۳۸۶ء میں ✣

سنہ سامری کے موافق پیدائش موسیٰ ۲۷۴۵ پیدائش میں ہوئی اور مسیح کی ۴۳۰۵ء میں ✣

اور بالآخر برہان صریح حصہ دوم کے صفحہ ۴۰ میں اسی بہائی نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ "محققین کے نزدیک آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ۱۸۷۲ء تک چھ ہزار پورا ہوتا ہے"۔ اس حساب سے جب چھٹا ہزار ۱۸۷۲ء میں جاکر پورا ہوتا ہے۔ تو ظاہر ہے کہ جناب باب کا یہ دعویٰ کرنا کہ ۱۲۶۰ھ ہجری مطابق ۱۸۴۴ء میں جبکہ اس نے دعویٰ کیا۔ بارہ ہزار دو سو دس (۱۲۲۱۰) سال آدم کی پیدائش کو ہو گئے تھے۔ کس قدر غلط ہے۔ ایک مشکل اس حساب میں اور بھی پیش آتی ہے۔ اور وہ یہ کہ میرزا ابو الفضل گلپائیگانی (مبلغ بہائی) نے اپنی کتاب الفرائد صفحہ ۳۰-۳۱ میں لکھا ہے کہ منجملہ ان احادیث کے جو اہلسنت والجماعت اور اہل تشیع میں متفق علیہ ہیں۔ اور قرآن مجید کے مطابق ہیں ایک حدیث ابو لبید مخزومی کی ہے جو اس نے حضرت امام ابو جعفر (محمد باقر) علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ اس میں امام ابو جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں "یا ابا لبید اِنّ لی فی حروفِ القرآن المقطعۃ لعلماً جمّاً ان اللہ تعالیٰ انزل الٓمٓ ذٰلک الکتاب فقام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتّی ظہر نورہٗ وثبت کلمتہ وولد یوم ولد وقد مضٰی من الالف السابع مئۃ سنۃٍ وثلاث سنین" کہ اے ابو لبید قرآن مجید کے حروف مقطعات کے متعلق مجھے بہت علم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آیت شریفہ الٓمٓ ذٰلک الکتاب نازل فرمائی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے حکم سے کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ آپ کا نور پھیل گیا۔ اور آپ کی تعلیم قایم ہو گئی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت پیدا ہوئے تھے۔ جب ساتویں ہزار میں سے ایکسو تین برس گذر چکے تھے۔ یعنے چھ ہزار پورے ہو کر ساتواں ہزار شروع تھا ✣

یہی امر میرزا ابو الفضل گلپائیگانی نے اپنی کتاب شرح آیات مؤرخہ مطبوعہ آگرہ کے صفحہ ۵۶ و ۵۸ میں بھی بیان کیا ہے۔ کہ

"احادیث ماثورہ واخبار مرویہ از اہل بیت طہارت ومخازن علم وحکمت موافق آنچہ عرض شد بسیار است ... از ہبوط حضرت ابو البشر شش ہزار وصد وسہ سال گذشتہ بود کہ وجود مبارک نبوی در جہان تولد یافت" کہ آئمہ اہل بیت جو علم و حکمت کا خزانہ تھے۔ ان سے جو احادیث و روایات منقول و مروی ہوئی ہیں ان کا مفاد یہی ہے کہ اس انسانی نسل کے باپ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر چھ ہزار ایک سو تین (۶۱۰۳) سال گذر چکے تھے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں پیدا ہوئے۔ اگر اس چھ ہزار ایک سو تین برس کے زمانہ میں جو حضرت امام ابو جعفر علیہ السلام نے حضرت آدمؑ سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش تک کا بیان کیا ہے۔ تیرہ سو (۱۳۰۰) برس کا وہ زمانہ بھی ملا لیا جائے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے بعد علی محمد صاحب باب کے زمانہ ظہور تک گذرا ہے تو قریباً سات ہزار چار سو (۷۴۰۰) برس کا یہ کل زمانہ ہوتا ہے ✣

اب بہائیوں سے یہ سوال ہے کہ ایک طرف تو تاریخی تحقیقات ہے۔ اور آئمہ اہل بیت کی وہ احادیث ہیں جن کو تم خود صحیح مانتے ہو جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لیکر علی محمد باب کے زمانہ ظہور تک ساڑھے سات ہزار برس کا زمانہ بھی نہیں گذرا تھا۔ اور دوسری طرف علی محمد صاحب باب کی کتاب بیان فارسی ہے جو حضرت آدم کی پیدائش سے لیکر علی محمد صاحب باب کے ابتدائے ظہور تک بارہ ہزار دو سو دس (۱۲۲۱۰) سال کا زمانہ گذرنا بیان کرتی ہے۔ بتاؤ ان دونوں میں سے کس کو ترجیح دیجائے۔ مگر اس عقدہ کو حل کرنے سے پہلے جناب بہاء اللہ کے اس بیان کو یاد رکھو۔ جو ان کے رسالہ عصمت کبریٰ ص۲۲ میں موجود ہے۔ "لو یحکم علی الصواب حکم الخطاء وعلی الکفر حکم الایمان حقٌّ من عندہٖ" کہ اگر صاحب مقام عصمت کبریٰ صحیح کو غلط کہے۔ اور کفر کو ایمان بتائے تو اس کو حق سمجھو"۔ جس کا یہ مفہوم نکلتا ہے کہ اگر علی محمد صاحب باب نے جو جناب بہاء اللہ کے نزدیک عصمت کبریٰ کا مقام رکھتے ہیں۔ خلاف واقعہ بھی یہ بات کہی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر علی محمد صاحب باب کے زمانہ ظہور تک بارہ ہزار دو سو دس (۱۲۲۱۰) سال کا زمانہ گذر چکا ہے تو بھی تم اس جھوٹ کو سچ کہو۔ اور اس کفر کو ایمان سمجھو۔ لیکن اس کے ساتھ ایک اور مشکل یہ پیش آتی ہے کہ جناب بہاء کے وصایا کی رو سے عبد البہاء (ابن بہاء اللہ) کا بھی یہ رتبہ مانا جاتا ہے کہ "آنچہ کہ او بیان میفرماید او حقیقت واقعہ است و مطابق مقصد الٰہی" (مکاتیب عبد البہا جلد ۳ ص۸۰) کہ عبد البہا جو کچھ کہتے ہیں۔ وہ حقیقت واقعی اور منشاء الٰہی کے مطابق ہوتا ہے۔ اور اس بارہ میں ان کا جو بیان بدائع الآثار جلد اول ص۱۱۴ میں انکی نظر ثانی کے بعد ۱۹۱۴ء میں شائع ہوا ہے وہ یہ ہے کہ "شش ہزار سال است ایں تعصبات عالم انسانی را زیر و زبر نمودہ چہ قدر محاربات واقع شدہ چہ قدر منازعات وقوع یافتہ چہ عداوتہا کہ میان بشر پیدا شدہ۔ ایں عصر چوں عصر ظہور حقیقت است الحمد للہ افکار متوجہ حقیقت است" کہ چھ ہزار سال کا زمانہ ہوتا ہے کہ ان طبعی تعصبات نے نسل انسانی کو تہ و بالا کیا ہوا ہے اس عرصہ میں کتنی لڑائیاں اور کتنے جھگڑے اور انسانوں میں کیسی کیسی دشمنیاں پیدا ہوئی ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ زمانہ چونکہ حقائق کے ظاہر ہونے کا ہے۔ اس لئے لوگوں کے خیالات حقیقت کی طرف مائل ہیں ✣

اس بیان میں عبد البہاء صاحب نے موجودہ نسل انسانی کا زمانہ چھ ہزار سال کا بتایا ہے جس سے ثابت ہے کہ ان کے نزدیک اس نسل انسانی کے مورث اعلیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا ہوئے زیادہ سے زیادہ چھ ہزار سال ہوئے ہیں ✣

ظاہر ہے کہ عبد البہاء صاحب کا یہ بیان کہ آدم علیہ السلام کو پیدا ہوئے زیادہ سے زیادہ چھ ہزار سال ہوئے ہیں۔ علی محمد صاحب باب کے اس بیان کے بالکل مخالف ہے کہ میرے ظہور تک حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کو بارہ ہزار دو سو دس سال گذر چکے تھے۔ اس مشکل کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکتوب مکہ مکرمہ

حجاز اور نجد

سلطان ابن سعود کی حکومت

از جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر

اہل حجاز اور حکومت نجد

میں اس آسمان کے نیچے ہوں اور اس زمین پر چلتا ہوں جہاں لولاک لما خلقت الافلاک کا مصداق محمد رسول اللہ فداہ ابی وامی پیدا ہوا۔ میں ان لوگوں کے درمیان ہوں جنہوں نے دنیا کو بدچلنی بداخلاقی گمراہی کے تلاطم میں ایمان کی کشتی میں بٹھا کر خود کشتیبانی کر کے کنار اطمینان پر بٹھایا۔ مگر آہ! یہ لوگ گر چکے ہیں۔ اور زمانہ جاہلیت کی عادات کے قریب آ گئے ہیں اُم القریٰ مکہ مکرمہ میں مجھے بتایا گیا اور بتانے والے متعدد غیر احمدیت اور ثقہ لوگ تھے۔ کہ ہر قسم کے عیوب کا ارتکاب ہونے لگا تھا۔ عرفات کے مقدس میدان میں خیموں کے اندر شراب پی جاتی تھی۔ حرم پاک کے اندر وہ کچھ کئے جانے کی اطلاعات ملتی ہیں۔ کہ جن کے تصور سے کلیجہ پھٹتا ہے اس سال بھی عرفات میں شراب کا ایک مجرم گرفتار ہوا۔ اور جدہ کی بندرگاہ پر تو یونانی بحری شراب خانہ (شراب کا سٹیمر) ہفتوں مقیم رہنے کا عادی ہو چکا ہے۔ اور اس سال باوجود سخت پابندیوں کے دو آدمی کشتیوں میں سے مخمور گرفتار ہوئے۔ جو شراب پینے کی نیت سے سمندر پہ گئے تھے۔ اب شہری حجازیوں کی یہ حالت اور بدویوں کی وہ حاجی کشی اور امن شکنی اور اہل نجد کا اپنے انتہا پسند خیالات کے ساتھ خدا کے حلال و حرام کا پابند ہونا اور ممنوعات شرعیہ سے بیزاری ضدین ہیں۔ جو حجاز کی اصلاح کے لئے اللہ تعالےٰ نے جمع کر دی ہیں۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ ایک طرف حجاز کی اصلاح ہو رہی ہے اور دوسری طرف متمدن زندگی غط غط دخنہ جیسے نہایت انتہا پسند اور الفاظ پرست خشک اہلحدیث کو رواداری کا عادی بننے کی طرف لا رہی ہے۔ مکہ معظمہ کے شاندار محلات میں "ریاض" کے بہت سے صحرا نورد نجدی شاہ حجاز کے مہمان تھے۔ اور جن تکلفات سے ان کو چڑ تھی اب کچھ کچھ ان سے نفرت کم ہونے لگی ہے اور انشاء اللہ اگر خدا کو نجد سے خدمت بیت اللہ لینا ہے تو ان لوگوں کی اصلاح ہو جائیگی۔

حکومت عربیہ کا پروگرام

نجدی سلطان خوش قسمت ہے۔ کہ اُسے ترکوں اور شریف حسین کی بنی بنائی عمارتیں اور نظام حکومت مل گئے صرف مضبوط ہاتھ کی ضرورت تھی۔ کہ جو حکومت کی مشین کی ہتھی دبا سکے۔ اور اب ہاتھ ملک عبدالعزیز کا ہے۔ نئی حکومت کا سادہ سبز جھنڈا عمارتوں پر اور چاندی کے عصاؤں کے سروں کو زینت دیتا ہوا فوجوں کے سامنے اس ہاتھ کی قوت کا اظہار کرتا ہے۔ کہیں کہیں توپیں اور توپچی بھی ڈھیلے لباس پہنے خم کھا کر کھڑے ہونے والے افسر کی دھیمی آواز پر آٹھ آٹھ مشین گن کی قواعد کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ اور اپنے نمونہ سے بتاتے ہیں کہ اس ملک کو ممالک خارجہ سے جنگ کی چنداں ضرورت نہیں۔ بہر حال جن عمارتوں پر سبز جھنڈا لہرا رہا ہے ان میں مکہ معظمہ کا دارالحکومت عربیہ یا سابقہ حمیدیہ قابل ذکر ہے۔ اس کے اندر حکومت کی شان ہے شاہزادہ فیصل خود روزانہ آتے اور وزراء محنت سے مختلف صیغوں میں کام کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ دو قرش کے ٹکٹ پر ریل کی تصویر ہے جو آئندہ عرب کی ریلوے لائنز کے پروگرام کا اظہار ہے۔ پہاڑوں میں معدنیات کی اور زمین میں پانی۔ پیٹرول کی موجودگی کا احساس ہے۔ اور 'بیابان کے دیس' میں ٹھنڈی سڑکوں اور بے شمار باغات اور قدرتی دولت کے برآمد ہونے کے امکانات قریباً یقین تک پہنچ چکے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نہ صرف اذا العشار عطلت بلکہ اخرجت الارض اثقالہا کا منظر اس ملک میں دکھلانے والا ہے۔ وزیر خارجیہ نے اپنے فرنچ لہجہ میں آئندہ اصلاحات کے پروگرام کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔

Evolution not revolution

یعنی انقلاب میں بتدریج اصلاح کے پروگرام پر عمل ہوگا۔

سلطان عبدالعزیز اور اس کا طرز حکومت

حجاز کا موجودہ فرمانروا اپنی زبان خورش و پوشش اور عادات میں پورا نجدی ہے۔ اور جو نجدی اونٹنیوں کا دودھ ابتک اپنے بچپن کے زمانہ کی طرح سے شوق کے ساتھ پیتا ہے۔ اور جو نجدی اونٹ چرانے والوں کی سی چھڑی ہاتھ میں رکھنا زینت سمجھتا ہے اپنے طرز حکومت میں بعض امور کے اندر خصوصاً قابل تعریف فرمانروا ہے۔

ایک تازہ واقعہ سُنئے:۔ حجاز کو مختلف شیوخ کے ماتحت تقسیم کر دیا گیا ہے۔ مکہ مکرمہ کے قریب قبیلہ حرب رہتا ہے۔ اس کے بعض آدمی مکہ میں آکر ارتکاب جرائم کرنے لگے۔ شہزادہ فیصل گورنر مکہ نے گرفتار کر کے سزا دینی چاہی۔ شیخ قبیلہ نے سلطان کے پاس فریاد کی۔ کہ اس کے آدمیوں کو کوئی دوسرا سزا نہیں دے سکتا۔ وہ خود سزا دیگا۔ گورنر مکہ نے کہا کہ جس مقام پر جرم ہوا ہے وہاں سزا دیجائیگی۔ سلطان نے فریقین کے وکلاء کو دربار میں حاضری کا حکم دیا۔ دلائل سُنے اور فرمایا "میں دیکھتا ہوں کہ بعض علاقہ کے لوگ دوسرے علاقوں میں جاکر جائداد خریدتے۔ فائدہ اٹھاتے اور جرم بھی کرتے ہیں۔ اگر ان کو جرم کی سزا کے لئے ان کے شیوخ اور قبیلہ میں بھیجنا چاہیئے تو پھر قبیلہ کی زمین اور حدود کے باہر دوسروں کے علاقہ میں فائدہ اٹھانے سے بھی روکنا چاہیئے۔ میری رائے میں اگر قبیلہ حرب حکومت مقامی مکہ کے احکام اپنے آدمیوں پر قابل اطاعت نہیں سمجھتا تو پھر ان کو مکہ کی جائداد فروخت کر کے اس علاقہ کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ کیونکہ میرے نزدیک جس علاقہ میں ایک آدمی ہو وہاں کی حکومت کے احکام کی پابندی ضروری ہے۔ مگر شیخ حرب! میں آپ کو ایک ہفتہ اس معاملہ پر غور اور مشورہ کرنے کے لئے دیتا ہوں"۔

اب ایک طرف تو مجرموں کو قابل عبرت سزائیں دیجاتی ہیں اور دوسری طرف اس ملائمت اور مشورہ سے کام لیا جاتا ہے جو موجودہ حکمران حجاز کی دانائی کی علامت ہے۔

حجاز کی خارجہ پالیسی

وزیر خارجہ سے گفتگو اور بعض دیگر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ وہابیوں کے جابرانہ خیالات سے مدبرین حکومت کو حصہ نہیں ملا۔ وہ اپنی "چھوٹی سی حکومت" کی طاقت سے واقف ہیں۔ یہاں کے ارباب حکومت یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ ہندوستانی مسلمان لیڈر سوائے دھمکیوں اور زبانی بوٹ کی ٹھوکروں" کے اور کچھ نہیں کر سکتے۔ جہاں وہ کل اسلامی دنیا سے محبت کا برتاؤ رکھنا چاہتے ہیں۔ وہاں وہ یورپ کی کسی طاقت کو خصوصاً بحیرہ قلزم۔ بحیرہ عرب۔ خلیج فارس اور عراق و شمال عرب میں پورا اثر رکھنے والی برطانیہ جیسی بڑی سلطنت کو ناراض کر کے شریف حسین کی قسمت کا اعادہ نہیں دیکھنا چاہتے مگر وہ یہ بھی نہیں چاہتے کہ کوئی طاقت ان کے اندرونی معاملات میں دخل دے اور نہ ہی عرب میں وہ دولت ہے جو صرف ایک دنیا کی آنکھ رکھنے والی طاقتوں کو اس کے اندرونی معاملات میں دخل دینے کی طرف متوجہ کر سکے۔

خدا لگتی باتیں

مجھ پر عربی حکومت کا کوئی احسان نہیں اور نہ ہی میں ایک روز کے لئے بھی سلطانی مہمان رہا ہوں۔ اور دوسری طرف اس وقت تک برطانوی کونسل سے بھی نہیں ملا۔ اس لئے میرا خدا شاہد ہے۔ کہ میں نے جو کچھ لکھا یا لکھونگا اسمیں کسی خارجی اثر کا ذرا بھر دخل نہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کی بہبودی اور ارض حجاز میں امن۔ دو امر ہیں جو اپنے ملحوظ خاطر ہیں۔ اگر سلطان عبدالعزیز سے محبت ہے اور اس کی تعریف کرتا ہوں تو اس لئے کہ اس شخص نے میرے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور میرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام (امن وصلح) کی سرزمین پیدائش میں کامل امن قائم کر دیا ہے۔

احتجاج

میں سلطان ابن سعود کے بعض مصلحتی احکام پر احتجاج کرتا ہوں۔ اور کی ہے۔ جیسا کہ غار حرا وثور جانے کی ممانعت چنانچہ میں اور میرے ساتھی شوق سے گدھوں پر سوار جبل نور (غار حرا) کی طرف گئے۔ دل میں ولولے تھے۔ اس مقام کو دیکھینگے جس کی نسبت حالی فرماتے ہیں

نکلکر حرا سے سوئے حرم آیا
وہ اک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

اور قرآن پاک کے اترنے کے مقام پر کھڑے ہو کر دعا کریں گے مگر جونہی مقام مقصود سامنے دکھائی دیا۔ ایک نجدی پولیس مین نے گدھوں کو مارنا شروع کر دیا۔ کیمرا۔ دوربین ۔ عینک پگڑی سنبھالنے مشکل ہو گئے۔ خدا نے کسی صدمہ سے بچایا۔ مگر دل کو خطرناک طور سے تکلیف ہوئی۔ اور گدھوں نے "یعمدون اسفارا" کے مضمون کی یاد دہانی کرائی۔ اور ارکان حکومت کی مجبوری اور بے دست وپائی کی طرف متوجہ کیا۔ ہم نے اس امر کو شہزادہ فیصل کی ملاقات میں ذکر کیا۔ اور شہزادہ صاحب نے فرمایا۔ "مجھے یقین ہے کہ آپ لوگ کوئی بدعت نہیں کرتے مگر عوام وہاں جا کر بدعتیں کرتے ہیں اس لئے روک دیا گیا ہے"۔ یہ جواب تسلی بخش نہ تھا۔ اور نہ ہی محض قبوں اور مساجد ومقابر ونشانات کے گرانے سے بدعات رک سکتی ہیں۔ اور نہ ہی کسی جگہ پر جا کر اللہ سے دعا کرنا بت پرستی کہلا سکتا ہے لیکن یہ دلائل اس شخص پر اثر کر سکتے ہیں جو کامل خود مختار اور آزاد ہو۔ حکومت نجد ان معاملات میں علمائے نجد کے احکام کی پابند ہے نجد نے سلطان عبد العزیز کو تطہیر حجاز کیلئے "ملک الحجاز" تسلیم کیا ہے۔ حکومت کے افراد بعض امور میں چشم پوشی کرتے ہیں۔ مگر نجدی عوام بھی بازار میں سگرٹ پینے والے کو پیٹ دیتے ہیں۔

مسلمانوں کو مشورہ

غرض یہ کہ گو تمام امور یہاں نہ سب مسلمانوں کے حسب منشاء ہیں اور نہ جلدی ہو سکیں گے۔ تاہم بجائے اس کے کہ نیک مشورہ دینے والوں کو "زنادقہ" کہکر ایک اور خلیج نفاق وشقاق وسیع کی جائے۔ اور ایسے وقت میں کہ ہندوستان سے باہر مسیحی اور ہندوستان میں "ہندو" مسلمانوں کو کھا جانے کے منصوبے کر رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کی بحیثیت قوم حفاظت کا سوال درپیش ہے۔ اپنی طاقتوں کا انتشار مناسب نہیں اور نہ ہی انگلستان کو گالیاں دیکر پہلے فائدہ اٹھایا ہے نہ اب ہوگا۔ حکومت سے اپنے حقوق مانگو۔ اور زور سے مانگو۔ مگر ہندوؤں کی طرح سے نہیں۔ موالات سے۔ حکومت برطانیہ کی جو پارٹی اس وقت برسر اقتدار ہے اس میں بیدار مغز ہندوستان کی حالت سے واقف لوگ موجود ہیں۔ اگر مسلمان قانون شکنی کے ارتکاب سے حکومت کو دھمکانے والی طاقتوں کا قانون اور امن کی حمایت میں ہو کر مقابلہ کریں۔ اور حکومت کو بحالئے امن میں مدد دیں۔ تو پٹنہ کلکتہ ناگپور، سورت وغیرہ کی نامسعود کوششیں جنمیں گورنمنٹ کو مسلمانوں سے انصاف کرنے کے جرم میں پریشان کیا جاتا ہے۔ بند ہو جائینگی۔ اور گورنمنٹ بھی مسلمانوں کو محض ہندوؤں کے رحم پر چھوڑنے اور ان کے شور سے ڈر جانے کی غلطیوں کا ارتکاب نہ کریگی۔

پنجاب میں اسلام کا مرکز

میں نے اس سفر میں مختلف بلاد کے اور مختلف الخیال لوگوں سے تبادلہ خیالات کیا ہے اور میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ مسلمانوں کی بگڑی کو ہندوستان اور ہندوستان میں سے پنجاب بنائے گا۔ اور جب تک مسلمان انگریز اور ہندو کو یہ یقین نہ دلائیں گے۔ کہ وہ اپنے اعتقادات اور معاملات میں خونخوار نہیں۔ اور اسلام رواداری کا مذہب ہے اور جب تک ایک مرکز پر جمع ہو کر یا کم از کم ایک سیاسی اتحاد کر کے اشاعت اسلام نہ کریں گے۔ ان کی بہتری کے ایام نزدیک نہ آئینگے۔ چونکہ پنجاب دنیا بھر میں خالص اسلامی تبلیغی تحریکوں کا مرکز ہے۔ اس لئے یہ کام پنجاب ہی سے ہوگا انشاء اللہ

ترسیل نذر کے متعلق اعلان

گو میں نے پچھلی گذشتہ پرچے میں بھی آ... یہ اعلان کرایا تھا۔ کہ بعض احباب سلسلہ کے اموال کو جو صرف دفتر محاسب کے نام ہی آنے چاہئیں۔ بے تعلق اصحاب کے نام بھیج دیتے ہیں جس سے مرسل الیہ کو بھی یہاں تک پہونچانے میں غیر ضروری ریکارڈ رکھنا پڑتا ہے۔ اور دفتر ہذا کو بھی غیر ضروری کام کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ میں دیکھتا ہوں کہ بعض دوست ناظر صاحب دعوت وتبلیغ بعض ناظر صاحب امور عامہ بعض کسی اور شخص کے نام روپیہ بھیجدیتے ہیں۔ اس لئے احباب کو مکرر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ تمام اقسام کا روپیہ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کسی صیغہ کے متعلق ہو۔ عہدہ محاسب کے نام پر بھیجا کریں۔ نہ کسی اور کے نام پر۔

(۲) بعض احباب جو روپیہ بذریعہ بیمہ بھیجتے ہیں۔ وہ ایک طرف تو تفصیل چندہ اور دوسری طرف اسی کاغذ کی پشت پر ناظر صاحب بیت المال یا کسی اور محکمہ کو بھی مخاطب کرتے ہیں۔ جس میں یہ مشکلات پیدا ہوتے ہیں کہ یا تو تفصیل یا دوسرے مضامین کی نقل کر کے مکتوب الیہ یا مکتوب المال کو پہونچانی پڑتی ہے اور دفتر کا کام بڑھنے کے علاوہ جائز طور پر کچھ دیر بھی ہو جاتی ہے۔ پس جو صاحبان روپیہ بذریعہ بیمہ بھیجتے ہیں۔ ان کی خدمت میں یہ التماس ہے کہ تفصیلی پرچہ "محاسب" کے لئے ضرور علیحدہ کر کے لفافہ میں رکھ دیا کریں۔ اور ناظر صاحب بیت المال کو جو لکھنا ہو وہ علیحدہ پرچہ میں لکھا کریں۔ تا کہ وہ بجنسہ وہاں پہونچا دیا جایا کرے۔ مشترکہ مضمون یا مضامین ایک ہی کاغذ پر ہونے سے دفتر ہذا میں فائل رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔

یہ امر بھی نہایت ضروری ہے۔ کہ بعض احباب روپیہ خاص کسی معززنام پر بھیجتے ہیں۔ ایسا مناسب نہیں بلکہ صرف عہدہ "محاسب" کافی ہے۔

(۳) بعض احباب روپیہ تو بھیجدیتے ہیں۔ مگر تفصیل نہیں ہوتی۔ جس سے کہ رقم داخل خزانہ نہیں ہوتی۔ بلکہ صیغہ امانت میں رکھی جاتی ہے۔ جس سے سلسلہ کے اخراجات میں باوجود موجودگی روپیہ وہ رقم خرچ میں نہیں آسکتی اور نہ ہی معطی کے کھاتہ میں محسوب ہو سکتی ہے۔ بلکہ امانت رکھ کر پھر دفتر ہذا کو معطی سے دریافت کرنا ضروری ہوتا ہے۔ کہ رقم زیر تصفیہ کس کس مد میں اور کتنی کتنی جمع کی جائے تاجواب آنے تک روپیہ بیکار رکھا رہتا ہے۔

(۴) ایسی غلطیوں سے بھی ضرور بچنا چاہیئے۔ کہ جو آج تک کثرت سے ہوتی رہی ہیں۔ کہ موصی صاحبان نے اگر بخیال خود حصہ آمد بھیجا ہے۔ تو بوجہ صحیح صحیح اطلاع نہ ہونے کے وہ رقم چندہ عام میں جمع ہو جاتی ہے۔ اس لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ وصیت کے متعلق موصی کا نام نمبر وصیت اور پوری پوری تفصیل کہ آیا یہ رقم حصہ آمد ہے۔ یا حصہ جائداد ہے۔ شرط اول اور بصورت حصہ آمد کے کس ماہ کے متعلق ہے۔ صاف صاف اندراج ہونا چاہیئے۔

(۵) جو احباب ریزرو فنڈ کا روپیہ بھیجتے ہیں۔ ان سے خصوصیت کے ساتھ یہ درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ رقم مرسلہ کی کم از کم اتنی تفصیل ضرور دیدیا کریں۔ کہ اس قدر احمدی احباب سے اور اس قدر دیگر غیر احمدی صاحبان سے وصول ہوئی ہے۔ تا کہ اس فنڈ کے حساب کو جو دو حصوں پر تقسیم کیا گیا ہے۔ اپنے اپنے موقعہ ومحل پر درج رجسٹرات خزانہ کیا جایا کرے۔

محمد اشرف محاسب

وصیتیں

نمبر ۲۶۷۶ :- میں طالعہ بی بی زوجہ شیخ فضل کریم صاحب قوم خوجہ عمر ۵۰ سال ساکن اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق آج بتاریخ ۵/۲۷-۲۳ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میری جائداد اس وقت مبلغ ہمہ صد روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس کے علاوہ اگر اور زیادہ میری جائداد ہو جاوے تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ حق مہر اس میں شامل ہے۔ (۲) اگر اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بعد وصیت حصہ جائداد کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجاوے گی۔ فقط۔ والسلام ۸/۲۷-۳۱ طالعہ بی بی موصیہ

گواہ شد۔ شیخ فضل کریم اسٹیشن ماسٹر لنڈی کوتل خاوند موصیہ

گواہ شد۔ خواجہ محمد شریف ولد شیخ فضل کریم صاحب اکال گڑھ۔

نمبر ۲۶۷۵ :- میں حسن خان ولد حاجی محمود قوم رہان عمر ۴۵ سال ساکن چینے تاجہ رہان ڈاکخانہ مڈھ رانجھا تحصیل بھلوال ضلع شاہپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق آج بتاریخ ۲/۲۴-۱۱ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ قریباً ۶ بیگھہ اراضی چاہی ونہری موضع رتہ رہان میں ہے۔ جو میری پیدا کردہ ہے۔ (۲) قریباً ۲۲/۲۴ بیگھہ اراضی موضع چینے تاجہ رہان ہے جو جدی ہے۔ اور جملہ برادران اولاد تاجہ سے مشترکہ ہے۔ مگر میرے حصہ کی یہ اراضی ہے (دادا کی اولاد جس سے شراکت ہے وہ تو دس مربعہ کے قریب ہے۔ یہ صرف میرے حصہ کی ہے لیکن ہنوز تقسیم نہیں ہوئی ہے) (۳) ۱/۲-۷ کیلہ اراضی نہری خاص موضع چینے تاجہ رہان میں ایک جگہ ہے یہ میری حاصل کردہ ہے۔ (۴) مکان قریباً ۲ کنال بکچی ہے۔ مگر اراضی میری بیوی کی ملکیت ہے۔ جو اسکو اپنے والدین کے ہاں سے عطیہ ہے ملبہ میرا ہے (۵) جدی مکانات کی ملکیت قریباً ۱/۲ مرلہ میرے حصہ کی ہے (۶) مویشی بھی ہیں۔ جو حسب ذیل ہیں۔ گاؤ میش ۱۔ گائے ۲۔ جھوٹا ۲۔ بیل۔ ایک گھوڑی کا۔ ایک بہان کا۔ ایک گھوڑی کا ایک گھوڑے کا۔ ماہواری آمد تنخواہ بصورت مستقل اسامی سعہ اور قائمقام ہونے کے للعہ ہے :- میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ آمد خواہ تنخواہ سے یا پیداوار اراضی سے ہو۔ میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ یا جائداد ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر جاؤں تو اسکو متروکہ جائداد کے حصہ موعودہ سے منہا کیا جاوے گا ۲۴/۳ حسن خان ہیڈ کنسٹیبل پولیس حال قائمقام سب انسپکٹر۔ گواہ شد۔ محمد مراد ولد محمد بخش بھٹی سکنہ روڈہ سلطان بقلم خود۔ گواہ شد۔ احمد بخش ولد حاجی محمد قوم کلیار بقلم خود سکنہ روڈہ سلطان :-

اشتہارات

کان کی تمام بیماریوں (رجسٹرڈ)

پنٹ بہرا پن۔ کم سننے۔ کان بچوں یا بڑوں کے بہنے۔ بھاری پن۔ درد ورم۔ زخم۔ خشکی کھجلی۔ آوازیں ہونے وغیرہ پر صفحہ دنیا پر شرطیہ اکسیر دوا صرف ملب اینڈ سنز پیلی بھیت کا روغن کرامات ہے۔ جس پر ہزارہا انگریز اور ڈاکٹر تک لٹو ہیں۔ بصرہ بغداد۔ ساؤتھ افریقہ وغیرہ تک جس کی خاص شہرت ہے فی شیشی ایک روپیہ چار آنہ (عہ) ملک ہندمیں تین شیشی طلب کرنے پر محصولڈاک معاف۔ دہوکہ بازوں سے ہوشیار۔ اپنا پورا پتہ صاف لکھیئے ہمارا پتہ یہ ہے

بہراپن کی دوا ملب اینڈ سنز پیلی بھیت یو۔پی۔

الخطبہ

میرے ایک دوست کے لئے جو احمدی نوجوان مولوی فاضل ہیں۔ اور جنہوں نے تبلیغ اسلام کے لئے زندگی بھی وقف کی ہوئی ہے نکاح ثانی کی ضرورت ہے۔ ساٹھ روپیہ ماہوار کے علاوہ اور بھی آمد کا ذریعہ ہے۔ دس مرلہ زمین پختی قادیان میں خریدی ہوئی ہے۔ جہاں مکان بنانے اور مستقل رہائش کا ارادہ ہے۔ دینی تعلیم یافتہ۔ نیک متحمل مزاج کفایت شعار رشتہ کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط وکتابت کریں :-

ملک عزیز محمد بی اے ایل ایل بی پلیڈر علی پور ضلع مظفر گڑھ پنجاب

زندگی کی بہار۔ صحت بیمار

پیارے ناظرین آجکل دنیا میں دوافروشوں کی کمی نہیں ہے۔ براہ مہربانی ہماری غریب ایجنسی سے بھی کچھ چیزیں منگا کر ملاحظہ فرمائیں۔ پسند نہ آنے پر ایجنسی کو واپس کر سکتے ہیں۔

میرا اپچی درجہ اول	فی تولہ	عگر	میرا درجہ دوم	فی تولہ	عہ
جدوار خطائی	”	[illegible]	ست سلاجیت گلگتی	”	۸ر
زعفران کشمیری خالص	”	عگر	زیرہ سیاہ گلگتی	فی سیر	ہے
بیدانہ عمدہ	فی سیر	ععہ	اجوائن خراسانی	”	عگر
کشتہ باراں سنگا	فی تولہ	۸ر	گل بنفشہ خالص	”	صہ ر
گل بنفشہ عرقی	فی سیر	ہے	کشتہ تانبا	فی تولہ	عگر
کشتہ رانگ چینی قلعی	فی تولہ	عہ	کشتہ ہڑتال ورقی	”	عہ
کشتہ سیماب	”	عہ	-	-	-

علاوہ ازیں بہت سی چیزیں ایجنسی سے ملسکتی ہیں۔ تفصیل مندرجہ بالا اشیاء یا بذریعہ وی پی یا پارسل روانہ خدمت ہونگی۔ محصولڈاک علاوہ ہوگا۔ تاجران کیلئے خاص رعایت ہے۔ فہرست مختصر مفت۔

المشتہر :- عاجز محمد نصر اللہ خان احمدی مینجر کشمیر مسلم ہمدرد ایجنسی باری پورہ ڈاکخانہ خاص براستہ اسلام آباد کشمیر

زرعی آلات و دیگر مشینری

بٹالہ کی مشہور ومعروف چارہ کترنے کی مشین (ٹوکے) آہنی رہٹ (بلٹ) انگریزی ہل۔ بیلنے جات۔ فلور ملز۔ خراس بیل چکیاں سویاں اور بادام روغن نکالنے کی مشینیں منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے :-

ایم عبدالرشید اینڈ سنز جنرل سپلائرز احمدیہ بلڈنگ بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب)

تحائف پشاور

مشہدی لنگیاں اور پشاوری کلاہ

ہر قسم کی چھوٹی بڑی مشہدی وپشاوری لنگیاں۔ مشہدی رومال لیڈی سوٹ کے مشہدی تنادیز۔ کلاہ پشاوری وبخاری اور ال قیمت پر ذیل کے پتہ سے طلب فرمائیں۔ مال پسند نہ آنے پر محصول ڈاک کاٹ کر قیمت واپس دیجائیگی۔ یا اس کے بدلے حسب منشاء خریدار کو دوسری چیز دیجائے گی :- المشتہر

میاں محمد غلام احمد حیدری جنرل مرچنٹ بازار کریم پورہ پشاور شہر

سرور عالم حیات طیبہ رسول کریمؐ جس کے تمام مقتدر اخبار اور علامہ ابوالکلام اور محترمہ عطیہ بیگم ایم۔ اے جیسی ہستیاں بے حد مداح ہیں۔ اسکے ایک مسئلہ تعدد ازدواج پر انعامی مضامین کیلئے چار سو روپے کے انعام تجویز کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱۲ر علاوہ محصول۔ کتاب کے ساتھ کا بی تبصرہ تواعد انعام اور ٹکٹ انعامی بھیجا جاتا ہے۔

انا البشر رسول اکرمؐ کے اسوہ حسنہ میں سجادہ نشینوں کیلئے سبق قیمتہ ار

بشارت عظمیٰ حضرت مسیح موعودؑ کی سوانح حیات کا مختصر اور جامع مرقع معہ فوٹو قیمت ۸ر علاوہ محصول۔ فوٹو حضرت مسیح موعودؑ ۲ر تینوں کتابوں کے خریدار کو ایک فوٹو مفت بطور تحفہ :- (ناظم دارالتصنیف کیورتھلہ)

اولاد

بیبیات عبد العزیز صاحب والدہ صاحبہ محمد عبد الحمید ایم ایس سی صاحب وغیرہ محمودہ بیگم میں نے سے استعمال کر کے قدرت خدا کا ملاحظہ کیں بانجھ اولاد حاصل کی ہیں۔ قیمت صرف چار روپے اولاد کی ضرورت ہیں علاوہ محصولڈاک (للعہ) ہیں۔ آزمودہ ہے وقت مفصل حالات بیریدہ رکھے جاتے ہیں۔ نوٹ :- دو ماہ کے اندر جو اپنے پتہ ذیل سے منگوائیں۔ پتہ خاص اکسیر سیالکوٹ ضلع گورداسپور عطر مہکاں قادیان (پنجاب)

(اشتہارات کی صحت کے ذمہ دار خود مشتہر ہیں۔ ذکر الفضل وایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابل تقسیم ٹریکٹ

آریہ سماج کی طرف سے ان دنوں اسلام کے خلاف بہت سی کتابیں۔ اخبار۔ رسالے اور ٹریکٹ ملک میں تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ جن کے زہریلے اثر کا اگر ساتھ ہی ساتھ ازالہ نہ کیا گیا۔ تو بعد میں بہت بڑی دقت کا سامنا ہوگا۔ اسلئے درد مندان اسلام کو چاہیئے۔ کہ وہ بھی حتی المقدور سماجی زہر کا تریاق خرید کر لوگوں تک پہنچائیں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں۔ اس وقت ہمارے پاس آریہ مذہب کی حقیقت ظاہر کرنے والے دس نہایت ہی مدلل اور بہترین ٹریکٹ موجود ہیں۔ اگر احباب ان کو کافی تعداد میں خرید کر اپنے اپنے ہاں تقسیم کریں۔ تو تبلیغی رنگ میں بہت ہی مفید ثابت ہونگے۔ ان کے نام اور قیمت فی سیکڑہ درج ذیل ہے۔

وید تین ہیں یا چار	۱ سیکڑہ	ویدک ایشور مجسم ہے	۲ سیکڑہ
ویدوں کی تعداد میں اختلاف	۱۲	ویدک ایشور کی کم علمی	〃
وید کے عالمین میں اختلاف	۸	ویدک ایشور کی صفات	〃
کیا وید الہامی ہیں؟	۱۲	ویدک توحید کا آئینہ	〃
ابطال الوہیت وید	۶	ویدک ایشور	〃

پہلے چالیس ہزار کی تعداد میں چھپے تھے۔ مگر اب چند سو سے زیادہ نہیں رہے۔ اور ان کی اس مقبولیت کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ان ٹریکٹوں میں آریہ سماج کی مستند اور مسلمہ کتابوں سے حوالے دیکر آریہ مذہب کی اصل حقیقت واضح کی گئی ہے اور ان کے مفید ہونے پر علمائے سلسلہ بھی متفقہ طور پر شہادت دے چکے ہیں۔ بہت تھوڑی تعداد باقی ہے اسلئے احباب فرمائشیں بھیجتے ہوئے دیر نہ کریں۔ ورنہ سستے اچھے۔ مفید اور پھر سستے ٹریکٹوں کا ملنا مشکل ہوگا۔

ملنے کا پتہ

بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ضرورت ناظمہ

دو احمدی لڑکیوں کے لئے جو خواندہ اور پابند صوم و صلوۃ ہیں۔ اور اچھے تعلیم یافتہ خاندان سے تعلق رکھتی ہیں۔ ناظمہ کی ضرورت ہے۔ درخواست کنندگان احمدی تعلیم یافتہ برسر روزگار ہوں۔

خط و کتابت بمعرفت ایڈیٹر الفضل کی جائے

رشتوں کی ضرورت

(۱) ایک تاجر تعلیم یافتہ کنوارا مخلص احمدی ذات خواجہ ڈیڑھ سو ماہوار آمدنی والا کسی غریب مگر شریف مخلص احمدی کے ہاں نکاح کا خواہشمند ہے۔ لڑکی تعلیم یافتہ۔ تندرست صوم و صلوۃ کی پابند امور خانہ داری سے واقف اور خوبصورت ہو۔

(۲) ایک راجپوت مخلص احمدی [illegible] روپیہ ماہوار کا ملازم انسپکٹر پاس جس کی غیر احمدی بیوی نے خود خود طلاق لے لی ہے۔ اولاد کوئی نہیں۔ نکاح کا خواہشمند ہے۔ احباب توجہ کریں۔

(۳) ایک تعلیم یافتہ مخلص احمدی رنگساز چالیس روپیہ ماہوار کا ملازم پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ اولاد کوئی نہیں عمر ۲۵ سال۔ بغیر بچوں والی بیوہ یا کنواری سے نکاح کا خواہشمند ہے ذات پات کا کوئی لحاظ نہیں۔

غلام حسین ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کوچہ چھتا بخشی دہلی بازار فیروز پور چھاؤنی۔

ضرورت نکاح

ایک احمدی ۲۵ سال عمر قوم کشمیری کلانور باشندہ ۴۰ روپے ماہوار آمدنی۔ مکان بھی جدی ہے۔ رفیق زندگی چاہتا ہے۔ عمر ۲۰ سال کے لگ بھگ ہو۔ مزید حالات حافظ غلام رسول صاحب جوہری خلیفہ وزیر آباد سے دریافت ہوں۔

حب اٹھرا

کا نام

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

جنکے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں۔ انکو عوام اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مرض کیلئے مولانا مولوی نور الدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب اٹھرا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب و مقبول مشہور ہیں۔ اور ان گھروں کا چراغ جو اس بلا اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ جو خالی تھے آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچے تندرست اور خوبصورت اٹھرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دلوں کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ چار آنہ درجن۔ شروع حمل سے آخر مدت تک قریباً ۸ ڈبیاں خرچ ہوتی ہیں۔ جو ایک دم منگوانے پر [illegible] ایک روپیہ کم لیا جائیگا۔

ملنے کا پتہ

عبد الرحمٰن کاغانی دواخانہ قادیان پنجاب

دنیا میں آنکھیں بڑی نعمت ہیں

اگر آپکو اپنی پیاری آنکھوں کی کچھ قدر ہے تو پھر آج سے ہی موتی سرمہ رجسٹرڈ کا استعمال شروع کر دینا چاہیئے جو جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے جسے ڈاکٹر اور حکما بوقت ضرورت بذریعہ تار طلب کرتے ہیں۔ قیمت فی تولہ چار روپیہ آٹھ آنے) محصولڈاک علاوہ

آپ کے سرمہ کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے

جناب چوہدری عنایت اللہ خان صاحب سارجنٹ آر ایم ایس ملتان لکھتے ہیں۔ کہ مجھے ضعف بصر اور سرخی آنکھ کی شکایت تھی۔ مجھے آپکا سرمہ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ جتنی تعریف کیجائے کم ہے۔ براہ کرم ایک تولہ سرمہ اور بذریعہ وی پی جلد بھیجدیں۔

منیجر نور اینڈ سنز محلہ دارالبرکات قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ضرورت ہے!

امیدواروں کی جو ٹیلیگراف و اسٹیشن ماسٹری کا کام ریلوے گورنمنٹ و محکمہ نہر کی ملازمت کے لئے سیکھنا چاہیں۔ کرایہ ریل کالج دیگا۔ قواعد دو آنہ کا ٹکٹ بھیجکر طلب کریں:

امپیریل ٹیلیگراف کالج دہلی۔

التماس

میرے ایک دوست کیلئے جو پرجوش مخلص احمدی ہیں اور دائیں قوم کے [illegible] ہیں۔ جن کی عمر ۳۰ سال ہے۔ صاحب اولاد ہیں۔ پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ (تنخواہ ۷۵ روپیہ ہے۔ اور کچھ روپیہ جمع بھی ہے۔) کیلئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ رشتہ کنوارا یا بیوہ مخلص دیندار ہو۔ ذات کا کوئی سوال نہیں۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

شیخ اصغر علی ہیڈ کلرک محکمہ نہر مظفر گڑھ خاص

ضرورت ہے

ایک لائق تجربہ کار سٹینو گرافر کی۔ تنخواہ ۱۰۰×۷۵-۱۵۰ انگریزی۔ یہ جگہ پاور پوسٹ ہے۔ خواہشمند بہت جلد اپنی اپنی درخواستیں معہ نقول سندات و سرٹیفکیٹ دفتر ہذا میں بھیجدیں۔ درخواستیں ۲۰ اکتوبر تک دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ سفارشی خطوط ساتھ بھیجنے یا خود آکر ملنے سے درخواست نامنظور کی جائے گی۔ (عبد الغنی کا مقام ناظر امور عامہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی خبریں

—— لاہور ۲۶ر ستمبر۔ ایک شخص خدابخش راجپال پر چاقو سے حملہ کرنے کی وجہ سے گرفتار کیا گیا۔ راجپال کو تین چار معمولی زخم آئے۔ ملزم کو مسٹر اگھوی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے سات سال قید بامشقت جس میں تین ماہ قید تنہائی بھی شامل ہے۔ سزا دی میعاد قید کے بعد ۵ ہزار کی تین سال کے حفظ امن کی تین ضمانتیں داخل کرنی ہونگی۔ ورنہ ۲ سال مزید قید محض بھگتنی پڑے گی۔

—— راجپال نے اپنے بیان میں کہا۔ مجھ پر حملہ کتاب رنگیلا رسول کی اشاعت اور مسلمانوں کی ایجی ٹیشن کا نتیجہ ہے۔ جب ملزم سے پوچھا گیا۔ کہ وہ راجپال پر کوئی سوال کرنا چاہتا ہے۔ تو اس نے کہا۔ یہ رنگیلا رسول کا لفظ منہ سے نکال رہا ہے میں اس کی زبان بند کرنا چاہتا ہوں۔ آخر میں ملزم نے یہ بیان دیا۔ کہ تمام گواہوں نے کہا ہے۔ خدابخش قتل کی نیت سے آیا تھا۔ اگر میرا ارادہ قتل کا ہوتا تو میں گھر سے کافی طاقت لیکر آتا۔ اور معمولی چاقو کے بجائے کوئی مہلک ہتھیار لیکر حملہ کرتا۔ اور اچھے موقع کی تلاش کرتا۔ اگر قتل کرنے کی نیت ہوتی۔ تو میں اس وقت حملہ نہ کرتا۔ جب وہاں اتنے آدمی کھڑے تھے۔ کیا مجھے ان کی طاقت کا احساس نہ تھا۔ میں نہ تو چاقو لیکر راجپال کے قتل کے ارادے سے گیا اور نہ ہی میں نے اسے چاقو سے مارا۔ میں ہیری کی کتاب لینے گیا تھا۔ عدالت اس پر بھی توجہ دے۔ کہ راجپال کے ملازم نے کہا ہے۔ کہ میں نے اس سے گیتا مانگی۔ مگر راجپال کہتا ہے کہ میں نے سیدھے آکر اس پر حملہ کردیا۔

—— بعض اخبارات نے عجیب غریب پیرایہ میں یہ خبر شائع کی تھی کہ بیگم صاحبہ بھوپال نے اپنی تمام ذاتی جائداد جس کی مالیت ایک کروڑ بتائی ہے ہندوستان میں تبلیغ اسلام کیلئے وقف کردی ہے۔ بھوپال سے اس کی تردید کی گئی ہے۔ اور اسے معاندانہ شرارت پسندی قرار دیا گیا۔

—— سرکاری اعلان شائع ہوا ہے۔ کہ کچھ عرصہ سے راجپال کی دکان پر پولیس کا ایک سپاہی سادہ کپڑوں میں خاص طور پر متعین تھا۔ جو اس کی دکان کی نگرانی کرتا تھا۔ جب ۲۶ر ستمبر اس کو مجروح کیا گیا تو اس کنسٹبل نے حملہ آور کو گرفتار کرنے میں مدد دی۔

—— پانی پت ۲۴ر ستمبر۔ ایک مسلمان مقتول کی نعش اور دو زخمی مسلمانوں کو موضع بھیون پور سے لایا گیا۔ زخمیوں کا بیان ہے کہ جاٹوں اور بنیوں نے بغیر کسی اشتعال کے گولی چلائی۔ تا حال کوئی گرفتاری نہیں ہوئی۔

—— ہز ہائینس بیگم بھوپال چانسلر مسلم یونیورسٹی نے ایک مجلس مرتب فرمائی ہے۔ جو ۱۰ر اکتوبر سے مسلم یونیورسٹی اور اس کے متعلق درسگاہوں نظم و نسق وغیرہ کی تحقیقات شروع کریگی۔

—— امسال لکھنؤ میونسپلٹی کے ہندو ممبروں نے اپنی کثرت آراء سے مسلمانوں کو امین آباد پارک میں محفل میلاد منعقد کرنے سے روک دیا۔ یہ محفل پندرہ سال سے ہوتی چلی آرہی تھی۔ مسلمان ممبروں نے استعفے داخل کردئے۔

—— کلکتہ ۲۳ر ستمبر۔ ایشیاٹک پٹرولیم کمپنی برما آئل کمپنی اور انڈو برما آئل کمپنی نے بمبئی میں اور دوسری منڈیوں میں مٹی کے تیل کی قیمت میں ایک روپیہ کم کردیا ہے۔

—— سر ہری کشن کول دیوان ریاست بھرتپور نے ایک مقدمہ میں مہاراجہ صاحب سے اختلاف کی وجہ سے استعفیٰ دیدیا۔

—— دہلی ۲۴ر ستمبر۔ کتاب رنگیلا رسول کے ہندی ایڈیشن کی گذشتہ دو ہفتہ میں بہت اشاعت ہوئی ہے۔ یہ نسخہ ہندی کا بنارس میں چھپا ہے۔ آج پولیس نے دہلی میں ہندو سبھا اور آریہ بک ایجنسی کی تلاشی لی۔ اور آخرالذکر مقام سے ۵ کاپیاں دستیاب ہوئیں۔ کتاب مذکور دہلی میں ضبط شدہ قرار دی گئی۔

—— ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب کی ایک تازہ اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ گورنمنٹ دہلی نے کتاب رنگیلا رسول جو دوبارہ شائع ہوئی تھی۔ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۹۹ الف کے ماتحت جس کی ترمیم کریمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ ۱۹۲۲ء کی رو سے ہوئی ہے۔ ضبط کرلی ہے۔ ضبطی کے حکم کا نفاذ پنجاب اور سارے برطانوی ہند میں ہوگا۔

—— خواجہ حسن نظامی صاحب نے ۱۲ ہزار کے سرمایہ سے ایک ہفتہ وار انگریزی اخبار نکالنے کا اعلان کیا ہے۔

—— ملتان کے گذشتہ ہندو مسلم فسادات کے سلسلہ میں ایک شخص واحد بخش کے خلاف ایک ہندو کو قتل کرنے کا مقدمہ چل رہا تھا۔ ملزم کو سشن جج ملتان نے بے گناہ قرار دیکر بری کردیا۔

—— ۲۶ر ستمبر اخبار لائٹ کا مقدمہ مسٹر لنکن ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں پیش ہوا۔ مولوی یعقوب خاں صاحب اور ان کے ہر دو ساتھی ہتھکڑیوں میں کمرہ عدالت میں لائے گئے۔ مقدمہ ۱۶ر اگست کے اخبار لائٹ کے ان مضامین کی بناپر دائر کیا گیا ہے جو اس کے صفحہ ۳-۴-۵-۶ پر شائع ہوئے ہیں ان میں گرو گوبند سنگھ والا مضمون شامل نہیں ہے۔ استغاثہ کی سرکاری شہادتوں کے بعد مقدمہ یکم اکتوبر پر ملتوی ہوا۔

—— میاں سر محمد شفیع صاحب نے راجپال پر حملے کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ واردات کس طرح عمل میں آئی۔ اس حادثہ سے دو روز قبل خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ راجپال کی کتاب کا ہندی ایڈیشن بنارس سے شائع ہوا ہے۔ اور دہلی کی حکومت نے اسے ضبط کرلیا ہے۔ راجپال پر حملہ اس اعلان سے اشتعال میں آجانے کا نتیجہ تھا۔

—— صوبجات متحدہ کے مختلف شہروں میں ہندو مسلمانوں کے تعلقات بہت کشیدہ ہوچکے ہیں۔ حکام کی طرف سے احتیاط کیلئے بہت زبردست انتظام کیا گیا ہے۔ جبوئی۔ اٹاوہ۔ ٹانڈہ۔ علیگڑھ۔ کانپور۔ بریلی اور الہ آباد میں لاٹھیوں کو ہاتھ میں لے کر پھرنے اور جلسوں۔ جلوسوں پر بندشیں عائد کردی گئی ہیں۔ دسہرہ کی وجہ سے مجسٹریٹوں اور پولیس افسران کا وقت بہت بے چینی سے گذر رہا ہے۔ بہت سے مقامات پر ہندوؤں نے بطور پروٹسٹ رام لیلا کے جلوس نکالنے بند کردئے ہیں۔

—— پٹنہ۔ شری لیٹ بجائی بند ہوا۔ اس کو سب ڈویژنل افسر پٹنہ نے ساٹھ روپے جرمانہ کی سزا اس لئے دی تھی۔ کہ اس کی رہنمائی میں سرکاری حکم کی خلاف ورزی کرکے ایک جلوس نے مسجد کے سامنے باجا بجایا تھا۔

—— ڈیرہ دون ۲۰ر ستمبر۔ آج جبکہ رام لیلا کا ابتدائی جلوس گذر رہا تھا۔ دھامادالان کی مسجد کے قریب فساد ہوگیا۔ اس مختصر سے ہنگامے میں قریباً نصف درجن اشخاص مجروح ہوئے جن میں سے دو تین کے زخم شدید نوعیت کے ہیں۔ چالیس گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ ہردیال اور ہری رام نامی دو ہندو مر گئے ہیں۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کرفیو آرڈر کے احکام جاری کردئے ہیں۔

—— نارتھ ویسٹرن ریلوے کا اعلان مظہر ہے کہ بمبئی سے پشاور اور پشاور سے بمبئی تک آنے جانے کیلئے ایک نئی ٹرین جاری کی گئی ہے جس میں درجہ اول و دوم کے مسافروں کو بہت آرام ہوگا۔ یہ گاڑی ڈاک کے جہازوں کی روانگی سے پہلے بمبئی پہنچ جایا کرے گی۔

غیر ممالک کی خبریں

—— رگبی ۲۷ر ستمبر۔ اطلاع ملی ہے کہ اعلیٰ حضرت شاہ افغانستان عنقریب یورپ کی مختلف سلطنتوں کا معائنہ کریں گے جن میں لندن بھی شامل ہے۔ آپ اس مقصد کیلئے اوائل دسمبر میں افغانستان سے روانہ ہوجائیں گے۔

—— رگبی ۲۶ر ستمبر۔ ہوائی جہازوں کی دوڑ میں برطانیہ نے شنیڈر کپ جیت لیا۔ برطانوی ہواباز لفٹننٹ ابیشر نے دوڑ کا ۲۱۷ میل فاصلہ ۲۸۰ر۸ میل فی گھنٹہ کے حساب سے طے کرلیا۔

—— دی آئنا ۲۷ر ستمبر۔ طغیانی کی وجہ سے بہت پل بہکر فصلوں کا نقصان ہوا۔

—— برلن ۲۶ر ستمبر۔ سوئٹزرلینڈ میں سیلاب سے بہت تباہی ہوئی ہے۔ ترانسی کے قریب ۹ آدمی ڈوب گئے اور کئی گھر بہہ گئے ہیں۔

—— لندن ۲۷ر ستمبر۔ انگلستان کے [illegible] تباہی کا عالم برپا ہوگیا ہے۔ [illegible] نقصان ہوا ہے۔

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)